میثم
قادری

تبلیغی جماعت پر ایک نظر

☆

مؤلف

خادم ملت اسلامیہ فقیر طاہر شاہ میاں قادری محمودی

مدین سوات

ھدیہ :- ۲ روپے

ملنے کا پتہ

مکتبہ غوثیہ محمودیہ مدین سوات صوبہ سرحد

تبلیغی جماعت پر ایک نظر

☆

مؤلف

خادم ملت اسلامیہ فقیر طاہر شاہ میاں قادری محمودی

مدین سوات

ھدیہ :- ۲ روپے

ملنے کا پتہ

مکتبہ غوثیہ محمودیہ مدین سوات صوبہ سرحد

فہرستِ مضامین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم اما بعد

حرف آغاز

مسلمان اپنی اسلامی فطرت کی وجہ سے ہمیشہ اسلام اور اسلامیات کا دلدادہ رہا ہے۔ لیکن اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ مسلمان نے جب بھی کسی کی آواز پر لبیک کہا یہ سمجھ کر کہ بلانے والا اسے ہی اسلام کی طرف بلا رہا ہے تاریخ اسلام اس بات پر شاہد ہے کہ ساڑھے تیرہ سو برس کے عرصہ میں جس شخص نے بھی امت مسلمہ کو اپنے اغراض ومقاصد کے لئے استعمال کیا اس نے اس کے سامنے بظاہر اسلام اور اسلامیات ہی کو رکھا روافض نے جب اہل بیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آڑ میں اپنا کام کیا معتزلہ نے عدل وتوحید کا حسین نقشہ امت مسلمہ کو دکھایا۔ خوارج نے "ان الحکمُ الا لِلّٰہِ" کا جھنڈا بلند کر کے مسلمانوں کے گروہ عظیم کو علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے بغاوت اور قتال وجدال پر آمادہ کیا۔ اور مسلمانوں میں وہ شدید خونریزی کرائی۔ جس کی سرخی سے اسلامی دنیا کی سرزمین قیامت تک داغدار رہے گی۔ چکڑالویوں نے قرآن کے نام پر مسلمانوں کو دھوکہ دیا۔ اہل حدیثوں نے یعنی غیر مقلدوں نے اس حدیث کی آڑ میں فقہ شریف کا انکار کیا۔ وہابیوں نے توحید کے نعرے لگا کر امت مسلمہ پر شرک کے فتوے لگائے اور اتباع سنت ورد بدعت کے پردہ میں

خارجیت ونجدیت کا پرچار کیا غرض یہ کہ ہر باطل فرقہ نے اسلام کا مقدس نام لے کر سادہ لوح سنی مسلمانوں کو گمراہ کیا اسی طرح مودودی صاحب بھی اسی راہ پر چلے اسلامی جماعت، اسلامی نظام تقوی طہارت اور صالحیت کے خوب صورت الفاظ جو ابھی تک شرمندہ معنی نہ ہو سکے۔ اسی طرح "تبلیغی جماعت" اکرام مسلم نماز روزہ جیسے ضروری اہم مسائل کی آڑ میں وہابیت نجدیت کے پرچار میں لگے نظر آتے ہیں تاکہ سادہ لوح سنی مسلمان کو صراط مستقیم سے ہٹا کر شیخ نجدی کے راہ پر لگائے۔ لیکن خالق کائنات اپنے دین متین کا خود محافظ و ناصر ہے

شیخ نجدی کی تبلیغ

فرقے ضالہ کا بانی حکیم الامت الکفریہ شیخ نجدی کا واقعہ مشہور معتبر کتب میں موجود ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ شیخ نجدی کے چیلے دارالندوہ میں رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایذا پہنچانے کے لئے جمع ہوئے ہیں۔ اندر سے دروازہ بند کیا اس خیال سے کہ کوئی غیر ہماری ان کارروائیوں پر مطلع نہ ہو۔ اتنے میں دروازہ پر کسی کے پکارنے کی آواز آتی ہے۔ لوگ پوچھتے ہیں کہاں کے رہنے والے ہو۔ شیخ نجدی نے کہا نجد کا سارے متفق ہو کر اجازت دے دی تو کیا دیکھتا ہے کہ ایک نہایت موٹا پرانا بڈھا ڈیڑھ ہاتھ کی داڑھی سر گھٹا پیشانی پر کالی گھٹا مقطع صورت ٹخنوں تک کرتہ ایک ہاتھ داڑھی پر اور ایک ہاتھ زیر ناف داخل ہوتا ہے۔ تمام کفار مکہ اھلاً وسھلاً کا شور مچا دیتے ہیں۔ اب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تکلیفیں پہنچانے پر رائے زنی ہوتی ہے۔ ایک کافر! میری رائے ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ

وآلہ وسلم) کو (معاذ اللہ) قید کیا جائے۔ یہاں تک کہ ہمارے معبودوں کو برا کہنا چھوڑ دیں۔ شیخ نجدی نے کہا کہ بنی ہاشم قبائل عرب کو جمع کر کے ان کو چھوڑا لیں گے۔ تمام کفار نے بیک زبان کہا بے شک بجا ہے۔ دوسرا کافر یہی رائے ہے کہ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو مکہ سے کہیں باہر بھیج دیا جائے۔ شیخ نجدی نے کہا معلوم ہے ان کی زبان میں کیا تاثیر ہے۔ جو ان کی باتیں سن لیتا ہے۔ یا ان کی صورت دیکھ لیتا ہے۔ بس اس کا ہو جاتا ہے۔ اکابرین دارالندوہ نے کہا کہ آپ کوئی رائے تجویز فرمائیں۔ شیخ نجدی نے کہا کہ ہر قبیلہ سے مسلح جوان جمع ہو کر رات کے وقت ان کو (معاذ اللہ) قتل کریں۔ یوں ہر قبیلہ پر الزام عائد ہوگا۔ بنی ہاشم تمام قبائل سے لڑ نہیں سکیں گے۔ ناچار خون بہا پر راضی ہو جائیں گے۔ وہ تم سب مل کر ادا کر دینا یوں کسی پر بار بھی نہ ہوگا۔ تمام کفار واہ واہ شیخ نجدی صاحب رائے بتائی۔ دارالندوہ کی مجلس ختم ہوتی ہے۔ شیخ نجدی غائب ہو جاتا ہے۔ اس کی رائے پر تعمیل شروع ہو جاتی ہے۔ بعثت اقدس کو تیرھواں سال ہے صفر کی اٹھائیسویں تاریخ ہے شب کے وقت کفار حرم سرائے نبوت کے گرد جمع ہیں۔ تو معلم کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مولا علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کو بلا کر فرماتے ہیں۔ آج کی شب تو میری چادر اوڑھ کر میرے بستر اقدس پر سو رہو کفار تمہارا کچھ نہ کر سکیں گے۔ ابلیس لعین کو نجدی شکل پسند آئی اور اس نے اسی شکل میں دارالندوہ میں تبلیغی کام سرانجام دیا۔ لیکن خالق کائنات کا وعدہ ہے۔ وَاللّٰہُ مُتِمُّ نُوْرِہٖ وَلَوْ کَرِہَ الْکٰفِرُوْنَ ○

گمراہ فرقے:- حدیث نبوی یَکُوْنُ فِیْ آخِرِ الزَّمَانِ دَجَّالُوْنَ کَذَّابُوْنَ یَاْتُوْنَکُمْ مِنَ الْاَحَادِیْثِ بِمَا لَمْ

تَسْمَعُوْا اَنْتُمْ وَلَا آبَاؤُکُمْ فَاِیَّاکُمْ وَاِیَّاھُمْ لَا یُضِلُّوْنَکُمْ وَلَا یَفْتِنُوْنَکُمْ (مسلم)

حضرت شیخ المحدثین عبدالحق محدث دہلوی اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ میں اس حدیث کے ذیل میں یوں تحریر فرماتے ہیں۔ زمانہ آخیر میں ایسے جھوٹے تلبیس کرنے والے ہوں گے جو مکر تلبیس سے اپنے آپ کو علماء اور مشائخ، صلحاء اہل نصائح اور اہل صلاح کی شکل میں ظاہر کرتے ہوں گے تاکہ اپنے جھوٹ دجل کو رواج دین اور لوگوں کو باطل راہوں اور فاسد خراب باتوں کی طرف جو دین کے رنگ میں ہوں گے۔ اور دین نہ ہو جن کو نہ تم نے سنا ہوگا۔ اور نہ تمہارے باپ دادوں نے سنا ہوگا۔ یعنی جھوٹ و افترا کی باتیں ہوں گی۔ پس ان کو اپنے سے دور رکھیں۔ تاکہ وہ تم کو گمراہ نہ کریں۔ اور فتنہ و بلا میں نہ ڈالیں۔ یعنی ایسے مکاروں اور تلبیس کرنے والوں کی باتوں کے سننے سے احتیاط رکھیں اور سخت پرہیز کیا کریں۔

اے بسا ابلیس آدم روئے ہست
پس بہر دستے نباید داد دست

بہت سے شیطان آدم شکل ہیں آپ کسی کے ہاتھ میں ہاتھ نہ دے

حرف درویشان بدزدد مرد دون
تا بخواند بر سلیمے زان فسون

خبیث آدمی بزرگوں کی باتوں کو چرا کر سادہ لوح مسلمانوں پر اثر ڈالنے کے لئے استعمال کرتا ہے۔ شکاری آدمی پرندوں کو دھوکہ دینے کے لئے سیٹی بجاتا ہے۔ مولانا فرماتا ہے۔

زانکہ صیاد آورد بانگ صفیر   تا فریبد مرغ را آں مرغ گیر

پھر فرماتا ہے کہ اللہ والوں کا علم مسلمانوں کو روشنی دینے کے لئے اور عشق کی گرمی ہے اور خبیس لوگوں کا کام فریب دینا اور بے شرمی ہے۔

خوی مردان روشنی و گرمی است
کار او حیلہ و بے شرمی است

پھر فرمایا کہ سارا عالم اسی سبب سے گمراہ ہوا اور ان میں سے بہت کم ان اللہ والوں سے خبردار رہا۔

شیخ نجدی ابلیس لعین نے دیکھا کہ عوام کو دین ایمان پر مضبوط رکھنے والے دو قسم کے لوگ ہیں۔ علماء دین و فقراء عارفین جو مجسمہ ادب و عشق ہوتے ہیں۔ تو شیخ نجدی نے ان دونوں قسم کے لوگوں کے نقال تیار کر کے لوگوں کے دین و ایمان کو خراب کرنے کے لئے ملا، صوفی شکل میں بہکانے کو چھوڑ رکھے ہیں۔ تاکہ لوگ عالم یا فقیر بزرگ سمجھ کر بھروسہ کریں۔ اور اس طرح اندر ہی اندر ان کے دین و ایمان کو آیات و حدیثوں کا غلط اور بناوٹی مطلب پیش کر کے ختم کیا جائے۔ انبیاء اولیاء کی تعریف کوئی مسلمان کرے تو اسے بدعتی یا مشرک کافر ٹھہرائیں۔ اور اپنے بڑوں کے قصیدے اور منقبت میں کتابیں اور دفتروں کے دفتر چھاپ کر شائع کریں۔ اور ایسی ایسی ان کی تعریف کریں کہ اللہ و رسول ؐ سے بھی بڑھا دیں۔ (معاذ اللہ) مگر کوئی مسلمان انبیاء و اولیاء میں سے کسی کی تعریف منقبت کرے۔ تو جلنے لگیں۔ اپنی باطل خواہشات و ظن سے جائز سے ناجائز اور حلال حرام بنانے میں نہایت دلیر اور ماہر ہیں۔

کفر کے محکمہ کا افسر اعلیٰ شیخ نجدی (یعنی ابلیس لعین) ہے۔ اور ایمان کے محکمہ کا افسر اعلیٰ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ہیں۔

شیخ نجدی کے ماتحت کفر کے محکمہ میں دوست و حمایتی کفار و منافقین ہوئے اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ماتحت دین ایمان کی تعلیم و تبلیغ کرنے والے آگے انبیاء پیچھے اولیاء ہوئے۔ دونوں محکمے ایک دوسرے کے ضد ہیں۔ اس لئے ہمیشہ مقابل اور مخالفت کی صورت رہی ہے۔ اور رہے گی۔ دین ایمان کی مخالفت کو ابلیس (شیخ نجدی) نے اپنے ظاہری لشکر کفار سے مسلمانوں کا مقابلہ کیا۔ بدر وغیرہ میں بری طرح مار کھائی تو اپنا ففتھ کالم بنایا یعنی اپنا خفیہ گروہ تاکہ مخالف ملک و محکمہ میں انہی جیسا بن کر رہے اور ان کے حالات سے اپنے مرکز کو خبردار رکھے اور مسلسل کوشش میں رہے کہ اول اس محکمہ و ملک کو تباہ و برباد کر کے پھر اس میں اپنے محکمے کا تسلط جمالے ضابطہ کائنات شیخ نجدی کے اس خفیہ گروہ منافقین سے آگاہ کرتے ہوئے بتاتا ہے پ ۱۰ توبہ وَيَحْلِفُونَ بِاللّٰهِ إِنَّهُمْ لَمِنْكُمْ ط وَمَا هُمْ مِنْكُمْ وَلٰكِنَّهُمْ قَوْمٌ يَفْرَقُونَ ٥

اللہ کی قسمیں کھاتے ہیں کہ وہ تم میں سے ہیں۔ اور تم میں سے ہیں نہیں ہاں وہ لوگ ڈرتے ہیں۔ معلوم ہوا کہ محکمہ کفر کا خفیہ گروہ مسلمانوں میں شریعت و طریقت، تبلیغ و جہاد وغیرہ خدمت اسلامی کی دستاویزیں سندیں قسمیں اپنے اوپر اعتبار پیدا کرنے کو پیش کر کے اپنا کام کرتا رہا۔ اب ضد و تعصب سے بالاتر رہ کر دیکھا جائے تو صاف معلوم ہوا کہ یہ دین و ایمان کا اندرونی دشمن گروہ ہے۔ تو یقیناً اس گروہ کے اور اس کے اگلے پچھلوں کے عقائد و اعمال و ارادے ضرور ایسے ہیں۔ جو اللہ و رسول کے ادب و عشق دین و ایمان کی بیخ کنی کے ہیں۔ اور ضرور یہ مسلمانوں کے اور دین اسلام کے دشمن ہیں۔ ناحق تفرقہ جھگڑا تنازعہ فساد ہرگز نہ چاہئے

مگر ان سے اپنے دین و ایمان کو بچاؤ اور ملت و ملک کی حفاظت کرو۔

تبلیغی جماعت کی کہانی ان کی زبانی

تبلیغی جماعت کے راہنما قلمی مکتوب محمد یوسف بقلم محمد عاشق الٰہی مدرسہ کاشف العلوم نظام الدین دہلی تحریر کرتے ہیں۔ ہمارا تبلیغی کام صرف عمل صالح کے لئے نہیں ہے۔ بلکہ اول یہ ایمانی تحریک ہے۔ اور بعد میں اعمال صالحہ کی تحریک ہے۔ اب تک بیس پچیس سال کے تجربہ سے یہی معلوم ہوا ہے کہ شرکیہ رسموں۔ میلاد۔ قیام اور عرس وغیرہ اور گناہوں کے چھڑانے سے لوگ رسموں اور گناہوں کو چھوڑتے نہیں۔ لیکن اگر ان کو ساتھ لے کر جماعتوں میں پھرایا جائے۔ اور ان کے سامنے کلمہ طیبہ کا صحیح مطلب اور مطالبہ سامنے آتا رہے تو رسموں اور گناہوں کو خود بخود چھوڑ دیتے ہیں۔ یہ ہمارا تجربہ ہے اس کو کیسے جھٹلا دیں" مکالمۃ الصدرین میں ہے " مولانا حفظ الرحمان بیوہاری ناظم اعلےٰ جمعیۃ العلماء ہند دہلی نے کہا الیاس صاحب کی تبلیغی تحریک کو ابتداءً حکومت کی جانب سے بذریعہ حاجی رشید احمد صاحب کچھ روپیہ ملتا تھا۔ پھر بند ہو گیا۔ (مکالمۃ الصدرین ص ۸ مرتبہ طاہر احمد قاسمی) ان شہادتوں سے صاف ظاہر ہوا کہ ان کا تحریک ایمان کو برباد کرنے کے لئے ہے۔ کہ مسلمان اپنے مذہب کے مشروع چیزوں کو مثلاً عرس۔ میلاد۔ قیام۔ فاتحہ۔ حیلہ اسقاط وغیرہ کو چھوڑ کر وہابی نجدی مذہب کو اختیار کریں۔ اور ساتھ یہ بھی کہا کہ یہ شرکی رسمیں ہیں۔ تو ان کا جماعتوں میں لے جانے کا مطلب واضح ہو گیا۔ کہ سادہ لوح سنی مسلمان جب ہمارے ساتھ نکل جائے تو ہم مولوی ہیں اور یہ ان پڑھ تو اُن کی نگاہ میں ہماری عزت ہو گی۔ اور چالیس دن اکٹھے رہنے

ے ایک خاص محبت پیدا ہوتی ہے۔ تو اگر پورا وہابی نہ ہوا تو آدھا ضرور ہو گا۔ اس سے یہ صاف معلوم ہوا کہ یہ دین و ایمان کے لٹیرے ہیں۔

حکیم ملت سیدنا و مرشدنا ابومسعود سید محمود شاہ صاحب محدث ہزاروی حفظ دین و ایمان میں فرماتے ہیں۔

ڈاکو دین ایمان دے عام ہوئے
وِچ نفاق آئے کفر دل ناکام ہوئے
وَمَا هُم بِمُؤْمِنِينَ نہ بھلاونا بچو خارجیاں تو جیہڑی گھر جاونا

یعنی مال کے لٹیرے بھی خطرناک ہیں۔ مگر ان کا ضرر مال و جان تک ہے۔ بندہ مومن کا دین و ایمان مال و دولت سے بڑھ کر سرمایہ ہے۔ اس کے لیٹرے زیادہ خطرناک ہیں۔ اور ان کا ضرر مال و جان سے بڑھ کر آدمی کے دین و ایمان تک سب تباہ کر دینے کا موجب ہے۔ لہذا دین و ایمان کے لٹیروں سے حفاظت اور بھی زیادہ ضروری ہے کہ مال کے ڈاکو رات یا غفلت یا بے خبری کے موقع پر نقصان پہنچاتے ہیں۔ مگر یہ دن دھاڑے سامنے سمٹ کر شاہد بن کر بھائی دوست ہمدرد بن کر سب کچھ صاف کر جاتے ہیں۔ چنانچہ حضور ہادی عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شیطان آدمی کا بھیڑیا ہیں۔ جیسے بکریوں کا بھیڑیا ہوتا ہے۔ پکڑتا ہے۔ اس بکری کو جو اپنے گلے سے علیحدہ رہنے والی ہو دور نکل جانے والی ہو ایسے ہی لوگوں کے دخل سے آج مسلمانوں کی روحانیت کمزور ہو کر سیاسی ملی طاقتیں بھی کمزور ہو گئیں۔ اور غیر مسلموں پر سے رعب اٹھ گیا۔ جنگ بدر میں بھی ایمان کے ان دشمنوں نے جب کفر کے رنگ میں مقابلہ کر کے منہ کی کھائی اور ناکام ہوئے۔ تو پھر کفر کا ایک فقہ کالم بنایا اور مسلمانوں کے معتمد و معتبر قسم کے لوگوں کا رنگ

لے کر عالم صوفی مجاہد بن کر دین و ایمان کی بنیادیں کھوکھلی کرنے میں مصروف ہو گئے۔ اصل دشمن دین کا شیخ نجدی ہے۔ پھر انسانوں میں جو اس کے ہر طرح ہم مشرب ہیں پ ۲۲ ع ط اِنَّ الشَّیْطٰنَ لَکُمْ عَدُوٌّ بے شک تمہارا دشمن شیطان (شیخ نجدی) ہے تم بھی اسے دشمن سمجھو۔ پ ۲۸ منافقون میں ہے۔ هُمُ الْعَدُوُّ فَاحْذَرْهُمْ وہ دشمن ہیں۔ ان سے [illegible]

(حفظ دین و ایمان ص ۵ - ۶)

پھر تبلیغی جماعت کے دعویٰ توحید کو سامنے رکھ کر فرماتے ہیں ع

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَد آیا تثنیہ جمع نے یہ رتبہ نہ پایا
بستر بند توحید سنبھالو جاگو جاگو سونے والو۔

شیخ الاسلام محمد مظہر اللہ نقشبندی کا فتویٰ

حضرت شیخ الاسلام محمد مظہر اللہ نقشبندی امام مسجد جامع مسجد فتح پوری دہلی اپنے فتاویٰ مظہری میں یوں تحریر کرتے ہیں۔ "حقیقت میں نماز کی تبلیغ ہی مطمح نظر نہیں ہے۔ اپنے ان مسائل کا پردہ ہے۔ جو اہل سنت کے خلاف مسائل سے ذہن مملو ہے۔ چنانچہ قائد اول مولوی الیاس صاحب اپنی دعوت کے صفحہ ۶ میں فرماتے ہیں کہ: "میاں ظہیر الحسن میرا مدعا کوئی پایا نہیں لوگ سمجھتے ہیں کہ یہ تحریک صلوٰۃ ہے۔ میں بقسم کہتا ہوں کہ تحریک صلوٰۃ نہیں ہے۔ ایک روز بڑی حسرت سے فرمایا کہ میاں ظہیر الحسن ایک نئی قوم پیدا کرنی ہے۔ اس کلام میں بصراحت فرمایا کہ اس سے منشا کچھ اور ہے۔ اور وہ اس کے سوا کیا ہو سکتا ہے۔ کہ اپنے ان مسائل کی ترویج ہو جو اہل

سنت کے خلاف رکھتے ہیں۔ جن کا ذکر اکثر کتابوں میں موجود ہے۔ اس جماعت میں مختلف اقسام کے لوگ موجود ہیں۔ جو شخص اہل سنت کے خلاف بیان کرتا ہو۔ اس کی تقریر سننا نہ چاہیئے۔ کہ ظاہر میں نماز کی تبلیغ کرتے ہیں۔ موقعہ پاتے ہیں۔ تو خلاف مسائل کا ذکر چھیڑتے ہیں۔ تو ان کی تقریر سننا ممنوع ہے۔ نہ ان کی اقتدا جائز ہے نہ ایسے کو کمیٹی کا رکن بنانا جائز (فتاویٰ مظہری ص ۳۱۹) اس سے معلوم ہوا کہ تبلیغی جماعت کا یہی مشن ہے۔ کہ اہل سنت سے شکار کر کے انبیاء و اولیاء سے بدظن کرے۔ اور اپنے ٹڈی دل کو اور بھی بڑھائے۔ یہاں تک وہ کہتے ہیں۔ کہ رائے ونڈ میں ایک نماز [illegible] رائے ونڈ کے انچاس کروڑ کے برابر ہے۔ حالانکہ بیت اللہ شریف میں ایک نماز ایک لاکھ نمازوں کے برابر ہے اور مسجد نبوی میں ایک نماز پچاس ہزار نمازوں کے برابر ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ تبلیغی جماعت والوں نے رائے ونڈ کا درجہ مسجد حرم شریف اور مسجد نبوی سے بڑھایا۔

تبلیغی جماعت قاضی عبدالسلام فاضل دیوبند کی نظر میں

قاضی عبدالسلام فاضل دیوبند خطیب جامع مسجد نوشہرہ صدر نے تبلیغی جماعت کے رد میں ایک کتاب لکھی۔ اس کتاب کا نام شاہراہ تبلیغ رکھا۔ اور اس کتاب پر شمس الحق افغانی شیخ التفسیر جامعہ اسلامیہ بہاولپور اور سابق وزیر قلات نے تقریظ بھی لکھی ہے۔ اس شاہراہ تبلیغ میں ایک جگہ یوں تحریر ہے۔ اہل تبلیغ کی تو دنیا ہی اور ہے۔ نہ علم نہ صحبت

شیخ نہ دوا نہ علاج نہ ذرائع اور مقاصد میں امتیاز اندھے کے ہاتھ میں لاٹھی ہے۔ جس کسی پر جہاں کہیں پڑی۔ نہ حکیم نہ مرض نہ دوا نہ پرہیز انجان لوگ ایک مخصوص نظام کے ماتحت اکٹھے ہو کر چلنے پھرنے سے تین ہی دن میں (یعنی سہ روزہ) مقبول خدا بن جاتے ہیں۔ یہ کوئی عقل کی بات ہے۔ تماشہ ہؤا اہل تبلیغ کا ہر کہ حصہ بوڑھے سے شرقی سے دغربی سے عالم وجاہل سے ایک ہی مطالبہ ہے بہ کہ چہلہ دو گھر بار چھوڑ کر سفر میں رہو عالم۔

جاہل خواندہ دنا خواندہ سب سے یہی مطالبہ ہے۔ بلکہ تبلیغ کے موجودہ پروگرام کے بغیر علم اور ذکر کے تمام اشغال کو بے کار بتایا جاتا ہے طالب علم اور ذاکر مشاغل کو خاستر اور نامراد بتاتے ہیں۔ کہ تبلیغ میں وقت نہیں دیا ہے۔ قرآن کریم میں آیت پاک اِنَّ الْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَالْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ الخ میں دس صفات گنی گئی ہیں۔ جن میں مرد و زن سب یکساں مکلف گردانے گئے ہیں۔

لیکن امرائے تبلیغ نے چہلوں سہ روزوں کے جہاد کے لئے نکلنے سے تو الحمدللہ عورتوں کو معاف فرما دیا ہے۔ ورنہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں تو عورتیں بھی جہاد میں شمولیت کیا کرتی تھیں۔ اگر یہ سیح بح جہاد ہے تو ان کا حصہ کیوں نہ ہؤا (شاہراہ تبلیغ ص ۶۰۔۶۱)

افسوس کا مقام ہے کہ ہمارے مسلمان بھائیوں کی مثال اس بکری کی سی ہے۔ کہ دور سے ایک آدمی تھوڑی گھاس دکھائے تو یہ خود بخود گھاس کی طرف چلتے ہیں۔ بس ان کے ایمان کی مثال ہوبہو اس بکری کی ہے۔

قاسمی صاحب ایک اور جگہ میں تحریر کرتے ہیں: "یہاں تو بستر کندھوں

پر اٹھائے ہوئے صرف پلٹ پھرت اور مخصوص رسوم کو ادا کرنا ہی ان کے ہاں تبلیغ دین ہے۔ اگر ایسا ہوتا تو ان کا یہ آنا جانا علم علم دین کے لئے ہوتا چند چہلوں کے بعد یہی حضرات اگر علماء نہ ہو سکتے تو علماء کے محب اور علم دین سے رغبت والے تو بنتے۔ علم کی جلالت اور رفعت شان کے قائل ہو جاتے احکام علم کے سامنے ان کا قول سمعنا و اطعنا نہ کہ سمعنا وعصینا لیکن افسوس یہ لوگ اس موجودہ رسمی تبلیغ کے شغل میں جتنے محو ہو جاتے ہیں۔ اتنے یہ لوگ علوم سے سرد مہر مستغنی اور بے نیاز ہوتے ہیں۔ بلکہ طلباء اور علماء کو بھی اپنے رنگ میں پھنسانے کے لئے رنگ برنگ کے حیلے استعمال کرنے کو جائز کیا لازم سمجھتے ہیں۔ العیاذ باللہ (شاہراہ تبلیغ ص ۴۴)

حکیم ملت محدث ہزاروی کا فتویٰ

چونکہ اس جماعت کے لوگ اکثر ان پڑھ جاہل ہیں اور معلم کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قول صحیح ثابت ہؤا کہ آپ نے فرمایا تھا یرفع العلم ویکثر الجهل حتی اذا لم یبق عالما اتخذ الناس رؤسا جهالا فافتوا بغير علم فضلوا واضلوا الحدیث (متفق علیہ) علوم دنیا سے اٹھ جائیں گے۔ اور جہل کی کثرت ہوگی۔ یہاں تک کہ جب کوئی صحیح عالم نہ رہے گا۔ تو لوگ جاہلوں کو سردار (امیر) بنائیں گے۔ بغیر علم کے فتوے دیتے ہوں گے۔ خود بھی گمراہ ہوں گے اور مخلوق کو بھی گمراہ کرتے ہوں گے۔ آپ نے "انوار قادریہ" میں یوں تحریر فرمایا ہے۔ سوال کیا تبلیغ کرنا ہر کسی کو درست ہے؟

جواب:۔ فرمایا نہیں جس کے پاس دین ایمان کا علم ہو وہ کر سکتا ہے۔

بغیر علم دین کے تبلیغ اور فتویٰ دینا گمراہ بننا اور گمراہ کرنا ہے۔

حدیث میں ہے۔ ضلّوا فاضلّوا وہ خود بہکے اور دوسروں کو بہکایا۔ تفرقہ انتشار کو مٹانا چاہیئے۔ (انوار قادریہ ص ۲۴)

مولوی عبدالرحیم شاہ دیوبندی کے تاثرات

مولوی عبدالرحیم شاہ تبلیغی جماعت کے بانی علامہ الیاس اور ان کے بیٹے علامہ محمد یوسف کے ساتھ ایک عرصہ دراز تک تبلیغی جماعت میں بھی کام کر چکے ہیں۔ آخر جب پتہ چلا کہ یہ جماعت تبلیغ کا نہیں ان کا مطلب کچھ اور ہے تو "تنگ آمد بجنگ آمد" کی حالت پیدا ہو جانے کے بعد اب موصوف کے اقدامات کی تفصیل ان ہی کی زبانی سنئے۔ لکھتے ہیں بالآخر جب میں نے کوئی خاطر خواہ نتیجہ نہیں دیکھا تو میں نے استخارہ کیا اور خوب دعائیں کیں۔ الحمدللہ! جب مجھے خوب شرح صدر ہو گیا تو میں نے تبلیغی جماعتوں کی موجودگی میں ان کی کمزوریوں کی طرف متوجہ کرنا شروع کر دیا۔ جو مسلمانوں کے لئے سمّ قاتل کا درجہ رکھتی ہیں۔ (اصول دعوت و تبلیغ ص ۴۶) پھر ایک اور جگہ میں تحریر کرتے ہیں (تبلیغی) جماعت کے بعض ناعاقبت اندیش آپس میں اختلاف اور تحزب کی فضا پیدا کر رہے ہیں۔ اور نوبت یہاں تک پہنچ چکی ہے۔ کہ تبلیغی اجتماعات میں تو بڑی سرگرمی دکھاتے ہیں۔ اور دوسرے اجلاسوں کے ساتھ مخالفانہ رویہ اختیار کرتے ہیں۔ اور ہر علاقے کے خواص و امیر جماعت مبلغین کی یہ عام شکایات ہیں۔ کہ وہ بڑے سے بڑے عالم کی نہ خود تقریر سنتے ہیں۔ بلکہ ان کا اور ان کی

تقریر کا سب کی کے ساتھ ذکر کرتے ہیں۔ (اصول دعوت و تبلیغ ص ۴۴) پھر آگے لکھتے ہیں وہ بھی پڑھنے کے قابل ہے۔ "غور کا مقام ہے کہ کوئی شخص بغیر سند کے کمپوڈر تک نہیں ہو سکتا مگر لوگوں (تبلیغی جماعت والوں) نے دین کو اتنا آسان سمجھ لیا ہے کہ جس کا جی چاہے وعظ و تقریر کرنے کھڑا ہو جاتے۔ کسی سند کی ضرورت نہیں ایسے ہی موقع پر یہ مثال خوب صادق آتی ہے "نیم حکیم خطرہ جان اور نیم ملاں خطرۂ ایمان"۔

(اصول دعوت و تبلیغ ص ۴۵)

صدر مدرس مولانا عزیز احمد چشتی کا اظہار خیال

مولانا عزیز احمد چشتی صدر مدرس دارالعلوم شمس الاسلام سیال شریف نے اپنی تصنیف "سخنہائے گفتنی اور دعا بعد از نماز جنازہ" میں تبلیغی جماعت کا ذکر یوں کیا ہے (اہل سنت) کے مقابلہ میں مٹھی بھر ایک جماعت تبلیغ کے روپ میں مذکورہ عقائد و معمولات پر شرک و بدعت کا حکم لگانے میں مصروف ہے اور چال ایسی شاطرانہ کہ جہاں سمجھا کہ ہمارے ڈھول کا پول کھل رہا ہے۔ وہاں قرآن پر ہاتھ اور ہاتھ پر قرآن رکھ کر اعلان کر دیا کہ ہم اور آپ ہم عقیدہ ہیں۔ پھر آگے لکھتا ہے تبلیغ کی ضرورت اور اہمیت اپنی جگہ مسلّم لیکن نماز روزہ جیسے احکام کے ضمن میں اکابرین امت اور صلحائے ملت کے عقائد کے خلاف غیر مسلّمہ عقیدوں کا انجکشن کر دینا جرأت بزدلانہ کے سوا کچھ نہیں اور تماشہ یہ کہ گروہ اندر گروہ ہو کر گلی کوچے میں ہر آدمی کو پکڑ دھکڑ کرنا اور پھر اپنی باتیں سنانے پر ان کو مجبور کرنا سنت صحابہ قرار دیا جاتا

بلبل ہمہ تن خون شدہ وگل ہمہ تن چاک   وائے بہارے اگر اینست بہارے

تبلیغ اسلام کے لئے صحابہ کرام بے شک مختلف بلاد و امصار اور دور دراز علاقوں میں تشریف لے گئے ہیں۔ لیکن مسلمانوں کو کافر سمجھ کر دعوت اسلام دینے کے لئے نہیں بلکہ یہ کارنامہ تو اسلام کی راہ سے بھٹکے ہوئے غیر مسلموں کی راہ نمائی کے لئے تھا تو کیا ان حضرات کی نظر میں واقعی پاکستان کی سات کروڑ آبادی میں سے ان کی نفری کے علاوہ باقی سب غیر مسلم ہیں ؟

مصرعہ :- کچھ تو کہیئے کہ لوگ کہتے ہیں ،، (سخنہائے گفتنی ص ۴۲)

پھر ایک اور جگہ میں تحریر کرتے ہیں ،، سر پر بستر اور بغل میں لوٹا لئے گاؤں گاؤں گھومنا دین اسلام کی بیچارگی کی دہائی دے کر تبلیغ کی دعوت دینا اور ساتھ ساتھ شرک و بدعت کے خود ساختہ انباروں کو مفت و مفت بھولے بھالے مسلمانوں کے دلوں میں جھاڑ دینا اور ان کو مشرک گری کی وساطت سے شان رسالت و شوکت ولایت سے محروم نصیب کرنے کی ناکام کوشش کرنا قبلہ کی طرف تھوکنے سے کچھ کم گناہ نہیں ہے (ص ۱۴۷) دیاب فی ثیاب یہ کلمہ دل میں گستاخی   سلام اسلام ملحد کو کہ تسلیم زبانی ہے۔

احادیث نبویہ سے تبلیغی جماعت کی شناخت

ابو سعید خذری رضؓ سے مروی ہے کہتے ہیں۔ ہم حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر تھے اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) مال تقسیم فرما رہے تھے۔ کہ ذوالخویصرہ نامی ایک شخص قبیلہ بنی تمیم سے آیا تو اس نے کہا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) انصاف کیجئے۔ حضور صلی

اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تیری خرابی پھر انصاف کون کرے گا۔ جب میں ہی انصاف نہ کروں۔ میں انصاف نہ کرتا تو تو خائب و خاسر ہو چکا ہوتا حضرت عمر فاروق رضؓ نے عرض کی۔ اجازت ہو تو میں اس کی گردن مار دوں فرمایا دَعْهُ اسے چھوڑ دو۔ اس کے ساتھی اور بھی ہیں کہ جن کے نماز روزہ کو دیکھ کر تم اپنے نماز روزہ کو گھٹیا تصور کرو قرآن پڑھیں گے۔ قرآن ان کے گلے سے نیچے نہ اترے گا۔ دین سے یوں نکل جائیں گے۔ جیسے تیر تار کٹ سے لگ کر نکل جاتا ہے (مشکوٰۃ) مشکوٰۃ شریف میں ایک اور روایت شریک ابن شہاب رضؓ سے ہے۔ تحلیق ان کی نشانی خاص اور دجال کے ساتھ آخری دستہ نکلنا ذکر فرمایا اور ارشاد فرمایا۔ فَاِذَا لَقِيْتُمُوْهُمْ هُمْ شَرُّ الْخَلْقِ وَالْخَلِيْقَةِ تو جب تم ان کو دیکھو تو انہیں پاؤ گے۔ کہ وہ انسانوں اور حیوانوں سے بدتر سرشت والے ہیں۔ امام ابونعیم حلیہ شریف میں فرماتے ہیں۔ ابو امامہ باہلی سے روایت ہے کہ معلم کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا سَيَكُوْنُ فِىْ آخِرِ الزَّمَانِ دِيْدَانُ الْقُرَّاءِ فَمَنْ اَدْرَكَ ذٰلِكَ الزَّمَانَ فَلْيَتَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنْهُمْ زمانہ آخیر میں کیڑے مکوڑوں کی مانند ہر سمت ملاں پھیل جائیں گے۔ سو تم میں جو کوئی وہ زمانہ پائے ضرور ان کے شر سے اللہ کی پناہ چاہیئے۔

ابو سعید خذری اور انس رضی اللہ عنہما سے یہ حدیث مروی ہے کہ معلم کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا سَيَكُوْنُ فِىْ اُمَّتِىْ اِخْتِلَافٌ وَفُرْقَةٌ قَوْمٌ يُحْسِنُوْنَ الْقِيْلَ وَيُسِيْئُوْنَ الْفِعْلَ عنقریب میری امت میں موجب اختلاف و تفریق کچھ لوگ ہوں گے۔ اس سلسلہ میں ایک گروہ نکلے گا۔ بظاہر خوب صورت باتوں اور برے فعلوں والے ہوں گے۔ قرآن

پڑھیں گے۔ جو ان کے گلے سے نہ اترے گا۔ دین سے یوں نکل جائیں گے۔ جیسے تیر تارگٹ سے۔ پھر دین میں آنا ان کا یوں دشوار ہے۔ جیسے تیر کمان میں لوٹ آنا وہ سرشت میں انسانوں اور حیوانوں سے بدتر ہوں گے۔ طُوبیٰ لِمَنْ قَتَلَهُمْ وَقَتَلُوهُ يَدْعُونَ إِلَىٰ كِتَابِ اللّٰهِ وَلَيْسُوْ مِنَّا فِيْ شَيْءٍ مَنْ قَاتَلَهُمْ كَانَ اَوْلَىٰ بِاللّٰهِ مِنْهُمْ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا سِيْمَاهُمْ قَالَ التَّحْلِيْقُ۔

فرمایا مبارک اسے جو انہیں قتل کرے۔ اور جو ان سے جہاد کرے۔ وہ شہید ہو وہ قرآن کے نام کی دعوت دیں گے۔ مگر انہیں اس سے کوئی علاقہ نہ ہوگا۔ جو ان سے قتال کرے۔ وہ اللہ کا مقرب ترین بندہ ہے صحابہ کرام نے پوچھا یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم ان کی کوئی پہچان؟ فرمایا تحلیق مبالغہ سے مونڈنا اور خوب گھرا بنانا یعنی چکر بنا کر چکر لگانا چکر دینا۔ زبان رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کی ایک خاص علامت امتیازی یہ بھی فرمائی۔ کہ اہل اسلام کو واجب القتل ٹھہرا کر (کلمہ گو کافر) کہہ کر ان سے قتال کریں گے۔ اور بت پرست کفار کو چھوڑ دیں گے۔ اور ایک خاص اور نشان تحلیق فرمائی۔ سو اپنے بے بنیاد منصب دعویٰ دین و ایمان تبلیغ کے نرغے میں لے کر افراد ملت کو چکر دینا دین ایمان سے پھیر لینا بھی اس میں داخل ہے۔ اور جس فرد مومن مسلمان کو اپنے اسلام دشمن گروہ کا فرد بنائیں۔ اس کا سر اس خط میں مونڈنا ان کا معمول ہونا بھی ہے۔ کہ یہ بال زمانہ کفر و شرک کے ہیں۔ (معاذ اللہ)

مدینہ طیبہ کے مشرق کو نجد کا علاقہ ان بدمذہبوں کا مرکز ہے دنیا میں بدمذہبی کا وہ مرکزی خطہ جو اسلام کے نام کی آڑ میں اللہ و رسول کی

اور دینِ اسلام کی گستاخی کے لئے نامزد و مشار الیہ ہے وہ نجد ہے۔ بعد کی ہر بدمذہبی کا اسناد و رشتہ اس سے ہوگا۔ اور یہ مدعیان اسلام اغوائے خلق کو قرآن خوانی میں شہرت رکھیں گے۔ مگر قرآن کا تعلق ان کے گلے سے نیچے تک نہ ہوگا۔ یہ دلیل نفاق ہے۔

بدمذہب آیات در روایات میں ہیرا پھیری کر کے بتوں اور کفار کے متعلقات کو انبیاء اولیاء اور مومنین پر چسپاں کریں گے۔

بخاری میں باب قتل الخوارج میں عبداللہ بن عمر کا خلاصہ علم و عقیدت یہ ہے کہ يَرَاهُمْ شِرَارَ خَلْقِ اللّٰهِ وہ خوارج وہابیہ کو تمام خلق خدا سے بدتر (مضر) قرار دیتے تھے۔ اور ان کی بے باکی بھی تصریح سے بیان فرمائی۔ اِنَّهُمْ انْطَلَقُوْا اِلٰى آيَاتٍ نَزَلَتْ فِى الْكُفَّارِ فَجَعَلُوْهَا عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ یہ بدمذہب ایسے بے باک ہیں۔ کہ کفار کے متعلق آیات کو مومنوں پر الٹتے ہیں۔ فقر عرض رساں ہے۔ کہ جب آیات میں بے باکی کا یہ عالم تو احادیث میں کب فرق کریں گے۔ چنانچہ ان کی تصنیفات و تقاریر اس پر شاہد ہیں۔

علامہ الیاس اور نجدی دربار

۱۹۳۸ء میں سلطان نجد کے ساتھ تبلیغی جماعت کے بانی مولانا الیاس کا جو معاہدہ عمل میں آیا تھا۔ ذیل میں اس کی سنسنی خیز تفصیل ملاحظہ فرمایئے۔ مولانا ابوالحسن علی ندوی نے اپنی کتاب "دینی دعوت" میں علامہ الیاس کے متعلق یہ واقعہ نقل کیا ہے کہ ۱۹۳۸ء میں جب وہ

حج کے موقعہ پر حجاز گئے ہوئے تھے۔ تو تبلیغی جماعت کے سلسلے میں انہوں نے اپنے ایک وفد کے ساتھ سلطان نجد سے ملاقات کی تھی۔ سلطان سے ملاقات کے سلسلے میں تیاریوں کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ قرار پایا کہ پہلے اغراض و مقاصد کو عربی میں قلم بند کیا جائے۔ پھر سلطان کے سامنے پیش کیا جائے۔ مولانا احتشام الحسن عبداللہ ابن حسن شیخ الاسلام اور شیخ ابن بلید سے اپنے طور ملے۔" (دینی دعوت ص ۱۰۰) پھر آگے تحریر کرتے ہیں "دو ہفتہ کے بعد (۱۴ مارچ ۱۹۳۸ء) کو مولانا (الیاس) حاجی عبداللہ دہلوی عبدالرحمان مظہر شیخ المطوفین اور مولوی احتشام الحسن کی معیت میں سلطان کی ملاقات کے لئے تشریف لے گئے۔ جلالۃ الملک نے بہت اعزاز کے ساتھ مسند سے اتر کر استقبال کیا۔ اور اپنے قریب ہی معزز ہندی مہمانوں کو بٹھایا ان حضرات نے تبلیغ کا معروضہ پیش کیا۔ جس پر سلطان نے تقریباً چالیس منٹ تک توحید کتاب و سنت اور اتباع شریعت پر مبسوط تقریر کی۔ اس کے بعد بہت اعزاز کے ساتھ مسند سے اتر کر رخصت کیا۔ اگلے روز سلطان نے نجد کا قصد کیا اور ریاض کے لئے روانہ ہو گئے۔" (دینی دعوت ص ۱۰۰) سوانح محمد یوسف میں ہے "شیخ عمر بن الحسن آل شیخ جو شیخ محمد ابن عبدالوہاب (النجدی) کی اولاد میں ہے۔ نیز قاضی القضاۃ اور شیخ الاسلام مملکت سعودیہ شیخ عبداللہ ابن الحسن کے بھائی بھی ہیں۔ اور ریاض کے محکمہ امر بالمعروف و نہی عن المنکر کے رئیس ہیں۔ جن کے تعلقات ولی عہد مملکت امیر سعود سے بہت قریبی تھے۔ اور ان کے معتمد خاص تھے۔ ان سے اچھے تعلقات قائم ہو گئے جو لوگ (تبلیغی) جماعت کے متعلق شکوک پیدا کرتے تھے ان کے تعارف و اعتماد کی وجہ سے شکوک پیدا کرنے والوں کو کامیابی نہ ہو

سکی۔ (سوانح مولانا یوسف ص ۲۱۲)

اس سے یہ معلوم ہوا کہ محمد بن عبدالوہاب نجدی کی سنت زندہ کرنے کے لئے وہ ان خاص گروہ سے متعارف ہوئے تبلیغی جماعت کے مرکزی قائد مولوی منظور صاحب نعمانی کا یہ بیان پڑھیے لکھتے ہیں۔

"آپ مسلمان کہلانے والے ان قبوریوں اور تعزیہ پرستوں کو دیکھ لیجئے شیطان نے ان مشرکانہ اعتقادات اور مشرکانہ اعمال کو ان کے دلوں میں ایسا اتار دیا ہے کہ وہ اس سلسلے میں قرآن حدیث کی کوئی بات سننے کے روادار نہیں۔ بس ان ہی لوگوں کو دیکھ کر اگلی امتوں کے شرک کو سمجھتا ہوں اگر مسلمانوں میں یہ لوگ نہ ہوتے تو واقعہ یہ ہے۔ کہ میرے لئے اگلی امتوں کے شرک کو سمجھنا بڑا مشکل ہوتا۔ (ماہنامہ الفرقان لکھنو ص ۳۰ رجادی الاول ۶۲ء) سوانح مولانا محمد یوسف میں ہے۔ مولوی صاحب! میں خود تم سب سے بڑا وہابی ہوں (ص ۱۹۲)

دلچسپ واقعہ

مولانا ارشد القادری صاحب اپنا چشم دید واقعہ "تبلیغی جماعت" میں یوں تحریر کرتے ہیں۔ ترخیاپلی (مدراس) کے احباب کی دعوت پر میں نے ۱۹۶۹ء میں جنوبی ہند کا سفر کیا۔ واپسی میں حیدر آباد میں ایک دن کے لئے قیام کرنا پروگرام میں شامل تھا۔ اس لئے بنگلور ہوتے ہوئے سکندر آباد میل سے میری واپسی ہوئی۔ بدقسمتی سے یہ وہ زمانہ تھا۔ جب کہ تلنگانہ کی تحریک بالکل شباب پر تھی۔ ریاست کے بہت بڑے حصے میں مظاہرین نے ایک آگ سی لگا کر رکھی تھی۔ شہری زندگی کا سارا نظام درہم برہم ہو کے رہ گیا تھا۔ رات کے وقت میری ٹرین

اس علاقہ سے گزر رہی تھی۔ جو تخریب کاروں کا بہت بڑا مرکز تھا۔ کہ اچانک ایک دھچکے کے ساتھ رک گئی۔ سارے مسافر سکتے کی حالت میں اٹھ پڑے۔ دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ آگے لائن اکھاڑ دی گئی ہے۔ تقریباً اٹھارہ گھنٹے تک لائن کی مرمت کے انتظار میں ہم لوگوں کو وہاں رکنا پڑا۔ صبح کے وقت نیچے اتر کر میں ایک درخت کے سایہ میں بیٹھا ہوا تھا۔ کہ ایک ادھیڑ عمر کے ایک مولوی صورت مجھے اپنی طرف آتے ہوئے دکھائی پڑے۔ ان کے ساتھ ایک کمسن نوجوان بھی تھا۔ وہ میرے پاس آکر بیٹھ گئے۔ اور میرے متعلق یہ معلوم کرنا چاہا کہ میں کہاں سے آرہا ہوں۔ اور مجھے کہاں جانا ہے۔ بات چیت کے دوران جب میں نے ان کا تعارف حاصل کرنا چاہا تو انہوں نے بتایا کہ وہ حیدرآباد کی تبلیغی جماعت کے امیر ہیں۔ کرالہ ایک اجتماع میں گئے تھے۔ وہاں سے لوٹ رہے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ ساتھ کا نوجوان ایک بہت بڑے دولت مند گھرانے کا لڑکا ہے جو حال ہی میں تبلیغی جماعت سے منسلک ہوا ہے۔ اب ان کے ساتھ گفتگو میں دلچسپی لیتے ہوئے اطمینان سے بیٹھ گیا۔ وہ تبلیغی جماعتوں کے قصے سنا رہے تھے۔ اور میں خاموشی سے سنتا رہا۔ تبلیغی جماعت کے متعلق چونکہ وہ میرے نقطہ نظر سے واقف نہ تھے۔ اس لئے بغیر جھجک کے وہ بولتے رہے۔ اسی سلسلہ میں انہوں نے حیدرآباد کی تبلیغی جماعت کی کارگزاریوں کا بھی تذکرہ چھیڑ دیا۔ جب وہ کہہ چکے تو میں نے ان سے ایک سوال کیا۔ حیدرآباد تو درگاہوں، خانقاہوں اور مزاراتی روایات کا بہت بڑا گڑھ تھا۔ وہاں تبلیغی جماعت کو قدم جمانے کا موقع کیوں ملا؟ اس سوال پر وہ اس طرح مسرور ہو گئے جیسے میں نے ان کے حسن تدبر اور ذہانت کا لوہا مان لیا ہو۔ اس کے بعد اسی جذبہ مسرت کی ترنگ میں انہوں نے یہ کہانی سنائی۔ اس میں شک نہیں کہ حیدرآباد عہد قدیم سے

بدعتیوں کا بہت بڑا مرکز تھا۔ قدم قدم پر کفر و شرک کے بے شمار اڈے تھے۔ وہاں کی اٹھانوے فیصدی مسلم آبادی شرکیہ رسموں اور بدعات ہی کو اسلام سمجھتی تھی۔ اس لئے بہت ہی حسن تدبیر اور ذہانت کے ساتھ ہمیں اس مرحلے سے گزرنا پڑا۔

عرس و فاتحہ کی مخالفت کرنے کی بجائے ہم نے یہ طریقہ اپنایا کہ جہاں کہیں عرس کا میلہ لگتا۔ ہم اپنا تبلیغی وفد لے کر وہاں پہنچ جاتے۔ اور لوگوں کو کلمہ و نماز کی تبلیغ کرتے۔ اصرار کر کے بعض زائرین کو بھی گشت میں اپنے ساتھ رکھتے اس طریقہ سے ہمیں دو فائدے پہنچے۔ پہلا فائدہ تو یہ پہنچا کہ ایک بالکل اجنبی حلقے میں ہماری آواز پہنچ گئی۔ اور دوسرا سب سے بڑا فائدہ یہ حاصل ہوا کہ کبھی بدعتی مولویوں نے اپنے عوام کو ہماری طرف سے بدظن بھی کرنا چاہا کہ یہ بدعقیدہ اور عرس و فاتحہ کے مخالف لوگ ہیں تو انہی کو عوام نے انہیں جھٹلا دیا کہ یہ لوگ عرس و فاتحہ کے مخالف ہوتے تو فلاں فلاں عرس میں کیوں دیکھے جاتے۔ اپنی کارگزاریوں کی تفصیل بیان کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ اس سلسلہ میں ہمیں ان گدی نشین پیروں سے بھی کافی مدد ملی۔ جو بریلویوں کی طرح اپنے مسلک میں سخت نہیں ہیں۔ ہم ان کی خانقاہوں میں حاضر ہوئے اور ایک خوش عقیدہ نیازمند کی طرح ہم نے ان کی دست بوسی کی۔ اور انہیں اپنے اجتماع میں شریک ہونے کی دعوت دی۔ کئی بار کی آمد و رفت کے بعد جب وہ تیار ہو گئے۔ تو انہیں نہایت اعزاز و تکریم کے ساتھ اپنے اجتماع میں لے آئے۔ ان کی ہمرکابی میں ان کے مریدین کا جو دستہ آیا تھا۔ اس نے جب اپنے پیر کے ساتھ ہمارا نیازمندانہ رویہ دیکھا تو وہ ہم سے کافی حد تک مانوس ہو گیا۔ یہاں تک کہ وہ اپنے دستوں

اور پیر بھائیوں میں ہماری خوش عقیدگی کا ایک اچھا خاصہ اشتہار بن گیا۔ اس طرح رفتہ رفتہ ہم بغیر کسی فکری تصادم کے وہاں کے اجنبی حلقوں میں داخل ہو گئے۔ یہاں تک کہ آج ان حلقوں کی بہت بڑی تعداد نہ صرف یہ کہ تبلیغی جماعت کی ہمنوا بن گئی ہے۔ بلکہ ہم نے انہیں ذہنی طور اتنا بدل دیا ہے کہ اب اگر ان کے پیر صاحبان بھی ہم سے تعلق کا انہیں حکم صادر فرمائیں۔ تو وہ اپنے پیر سے قطع تعلق کر سکتے ہیں۔ لیکن اپنی جماعت کے خلاف کچھ سننا برداشت نہیں کریں گے۔ یہاں پہنچ کر ان کا لب و لہجہ بدل گیا انہوں نے فاتحہ لہجہ میں کہا ,, مولانا! خدا کا شکر ادا کیجئے کہ تبلیغی جماعت کی خاموش جد و جہد کے نتیجہ میں اب وہاں کفر و شرک کے مراکز کی وہ دھوم دھام باقی نہیں ہے۔ میلاد و فاتحہ اور بدعات کی چہل پہل بھی اب دن بدن ماند پڑتی جا رہی ہے۔ ہمارا جذبہ جہاد اسی طرح سلامت رہ گیا۔ تو وہ دن دور نہیں ہے۔ جب کہ ان مزاروں پر مکھیاں بھنبھنائیں گی۔ اور ہم ان صنم خانوں کو ویرانی پر شکرانے کی نماز ادا کریں گے؟

گفتگو کے اس آخری حصے پر میرا پیمانہ صبر لبریز ہو گا۔ میں نے تیور بدل کر ان سے کہا ,, آپ کی کارگزاریوں کے روداد سننے کے بعد ایسا محسوس ہوتا ہے۔ کہ اس دنیا میں دجل و فریب کی آخری تربیت گاہ کا نام اب تبلیغی جماعت ہے۔ یہ دنیا اپنی عمر کے آخری حصے سے گزر رہی ہے ہو سکتا ہے کہ قدرتی طور پر دجال کا کیمپ آپ ہی لوگوں کے ہاتھوں تیار کرایا جا رہا ہو ,, اس جواب پر وہ ہکا بکا سے ہو گئے۔ اور یہ کہتے ہوئے اٹھ کھڑے ہوئے۔ میں آپ کو اپنا سمجھ رہا تھا ,,

(تبلیغی جماعت ۳۳ - ۳۴ - ۳۵)

میری کہانی میری زبانی

راقم الحروف کا اپنا چشم دید واقعہ آپ کے سامنے حاضر خدمت ہے ,, آج سے ایک سال پہلے کا واقعہ ہے کہ مدین سوات کے جامع مسجد میں تقریر کا مجھے خطیب صاحب نے موقع دیا۔ فقیر نے جب تقریر شروع کی اور تقریر کا موضوع غوث الاعظم کا منقبت بیان کرنا تھا۔ کہ اچانک تبلیغی جماعت کا امیر صاحب آیا اس نے جب تقریر کا کچھ حصہ سن لیا تو غصہ سے آگ بگولہ ہو گیا۔ کسی صاحب سے یہ بھی پوچھ لیا کہ یہ نماز بھی پڑھائے گا۔ وہاں کے نمازیوں میں سے ایک نمازی نے کہا کہ ہاں تو وہ امیر صاحب اپنا تبلیغی نصاب بغل میں پکڑ کر چلنے لگا۔ کسی اور جامع مسجد میں جمعہ پڑھ لیا۔ بات اصل میں یہ تھی کہ فقیر حنفی سنی تھا۔ اور وہ وہابی مذہب کا تھا۔ اسی مسجد میں کسی اور جمعہ پر تقریر کرنے کا موقع ملا فقیر نے معلم کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام مبارک پر انگوٹھے چومنے کا مسئلہ شروع کیا۔ فقیر جب نماز پڑھ کر باہر آیا تو اسی امیر جماعت نے کہا کہ مولانا صاحب میں تقریر کے دوران میں کھڑا ہونے والا تھا۔ کہ یہ کام پنجاب کے بریلوی کر رہے ہیں وہ ہماری جماعت کے مخالف ہیں۔ فقیر نے جواب دیا کہ یہ مسئلہ تو روح البیان شریف۔ شامی معارج النبوۃ۔ جامع الرموز۔ شرح نقایہ۔ ارشاد الطالبین طحطاوی۔ فوائد شریعت۔ فتاوی مظہری۔ کنز العباد۔ فتاوی صوفیہ۔ فتاوی واحدی میں تحریر ہے۔ اور یہ اہل سنت کی مستند کتابیں ہیں۔ اسی طرح منگورہ میں ایک تبلیغی جماعت کے امیر کے پاس ایک رات ٹھہرا عشاء کے بعد انہوں نے اپنے وہابیہ عقائد بیان کئے۔ ہمارے اس علاقہ میں بھنگ سو دا فروخت کرنے والے سارے تبلیغی ہیں۔ ہو سکتا ہے کوئی اس طرح کے

اقدامات کو تحسین کی نگاہ سے دیکھے۔ لیکن معلم کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے قیامت کی نشانیوں میں سے ایک نشانی قرار دیا ہے۔ فرماتے ہیں۔ اِذَا وُسِّدَ الْاَمْرُ اِلٰی غَیْرِ اَهْلِهٖ فَانْتَظِرِ السَّاعَةَ (بخاری) جب دین کا کام نااہلوں کے سپرد کر دیا جائے تو قیامت کا انتظار کرو۔ بہرحال کہنا یہ ہے کہ تبلیغی جماعت کا یہ اقدام علامات قیامت ہی کی ایک ابتدائی کڑی ہے۔ قیامت جس طرح ایک ہولناک چیز ہے۔ اس کی نشانیاں بھی کم خوفناک نہیں ہیں۔ امت میں ایک فتنہ کا دروازہ کھولنا کوئی فخر کی بات نہیں ہے۔ بلکہ ماتم کرنے کی جا ہے۔ کہ فتنہ قیامت کے ظہور کے لئے نوشتہ قدرت نے تبلیغی جماعت ہی کو نامزد کیا ہے۔ شیخ الاسلام حضرت مولانا محمد مظہر اللہ نقشبندی فتاوی مظہری میں تحریر فرماتے ہیں "اس عاجز کے پاس کچھ (تبلیغی) دعا کے لئے آئے جن میں ۲ دو عالم بھی تھے۔ اتفاقاً میں نے دریافت کیا کہ تم لوگ کس شے کی تبلیغ کرتے ہو بولے شرک و بدعت کو مٹا رہے ہیں۔ میں نے عرض کیا کہ شرک و بدعت کے معنی سے تم واقف بھی ہو؟ کہنے لگے شرک یہی ہے کہ کسی کا دامن پکڑ لیا جائے۔ اور بدعت جیسے قبروں پر پھول ڈالنا۔ میں نے عرض کیا کہ قبر پر پھول ڈالنے کو فقہا جائز فرماتے ہیں۔ ان میں دو عالم صاحب بھی تھے۔ وہ بولے کہاں لکھا ہے؟ میں نے فتاویٰ عالمگیری دکھا دی دیکھ کر خاموش چلے گئے۔ اس واقعہ سے کامل اس شخص کے قول کی تصدیق ہوگی۔ میرے نزدیک نماز جیسے شے کی تبلیغ نہایت ہی بہتر ہے۔ لیکن یہ چیز کہ اہل سنت کے مواعظ سے روکنا جس کے متعلق میرے پاس متعدد واقعات موجود ہیں۔ نہایت درجہ قبیح ہے" یونہی حقیقی شرک و بدعت کا دور کرنا تو تبلیغ نماز سے بھی زیادہ ضروری

ہے۔ لیکن مباح چیزوں پر ایسے ناپاک حکم لگا کر روکنا حد درجہ قبیح و مذموم ہے۔ غرض میرے نزدیک ایسے شخص کا قول مذکور صحیح ہے اور محمد اسماعیل اور اللہ دین صاحبان کے اقوال بھی صحیح ہیں۔ اس لئے جب کوئی کسی کا معتقد ہو جاتا ہے۔ تو اس کو اس کا ہر قول ہی صحیح معلوم ہوتا ہے۔ اور ممکن ہے کہ ابتداءً مختلف فیہ اقوال بیان کرنے سے روک دیا جاتا ہو۔ چنانچہ اس کی بھی لوگوں نے مجھے خبر دی ہے۔ (فتاوی مظہری ج ۲ ص ۱۰ الم)

تبلیغی جماعت کا بھی خاندانی منصوبہ بندی کے ساتھ گہرا تعلق ہے اس لئے کہ کوئی چار مہینے کا چہلہ دے کر اختتام پر دوسرا چہلہ دیتا ہے۔ تو ایک سال میں آٹھ مہینے بغیر بیوی کے رہ جاتا ہے۔ تو بچوں کا مسئلہ بھی ختم ہوا۔ معلوم ہوا کہ یہ بھی خاندانی منصوبہ بندی کا ایک اہم جز ہے۔

سوات منگورہ میں شب جمعہ کے لئے دور دور سے شدر حال کر کے گنبد والی مسجد میں جمع ہوتے ہیں۔ اور اس کا پیش امام ضاد کی جگہ ظاء پڑھتے ہیں۔ اور دعا بعد سنن کا وہ بھی سخت منکر ہے۔ مدین میں بھی ایک دفعہ تبلیغی اجتماع ہوا مقرر ایک وہابی نجدی مسلک کا ملاں تھا۔ ان کے اقتداء میں نمازیں بھی تبلیغیوں نے پڑھ لیں۔

"قاضی عبد المطلب اور تبلیغی گروہ"

قاضی عبد المطلب مجاہد اہل سنت کے جامع مسجد میں تبلیغیوں کا ایک بڑا گروہ پہنچا۔ عصر کا وقت تھا تو قاضی صاحب مدظلہ نے فرمایا۔ کہ میں یہاں اس ڈیوٹی پر مامور ہوں۔ پس اس نے ان کے خلاف تقریر کی تقریر کرنے کے بعد وہ اپنے کمرے میں گیا تو دو تبلیغی ان کے پاس گئے۔ ایک

پچیس روپے اور دوسرے نے پانچ روپے پیش کئے۔ بات دراصل
یہ تھی۔ کہ اس نے تقریر میں فرمایا تھا کہ اس گروہ میں امریکہ۔ افریقہ
برطانیہ۔ اور ہندوستان۔ روس کے سی آئی ڈی بھی اپنا کام کرتے ہیں
یہ حقیقت بھی ہے اس سے انکار کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ عوام سادہ
لوح تو سمجھتے ہیں کہ یہ تبلیغ کرتے ہیں۔ لیکن بیچ میں وہ اپنا کام بھی کرتے
ہیں۔ اگر کوئی ان کے اجتماع میں دیکھے تو اہل حدیث۔ وہابی۔ منکر حدیث
مرزائی سب اس میں داخل ہوتے ہیں۔ اور ہر گروہ کا اپنا الگ الگ
مقصد ہوتا ہے۔ کہ ان میں رہ کر اپنا مسلک پھیلائیں۔ اور اہل سنت
سے ٹکار کریں۔ لیکن خالق کائنات اپنے دین متین کا خود حامی و ناصر ہے۔
کسی تبلیغی کو آپ نے نہیں دیکھا ہو کہ وہ انگوٹھوں کو چومتا ہو۔ حالانکہ یہ
مسئلہ تو بہت سے کتابوں میں موجود ہے۔ جو ذکر کیا گیا ہے۔ دعا بعد سنن
کا یہ گروہ بھی منکر ہے۔ اور یہ مسئلہ نور الایضاح۔ سنن الہدیٰ۔ قطب
الارشاد۔ طحطاوی علی المراقی میں ہیں۔ توسل تو وہ شرک قرار دیتے ہیں۔
اور یہ حجۃ اللہ علی العالمین فی معجزات سید المرسلین۔ شواہد الحق۔ صاوی ۱۷
فتاویٰ واحدی جذب القلوب۔ اشعۃ اللمعات۔ فتاوی حدیثیہ۔ احیاء العلوم
مشکوٰۃ۔ بخاری۔ ابو داؤد۔ اور قرآن مقدس میں صراحتاً کے ساتھ ذکر ہیں
خیرات کرنا میت کے لئے سات دنوں تک لیکن یہ گروہ بھی منکر ہیں۔ اور یہ
ذکر ہے۔ الحاوی للفتاویٰ ج ۲ ص ۱۷۸۔ جواہر النفیس ص ۱۴۔ زاد البیت ص ۶
عین العلم۔ شرح الصدور۔ اشعۃ اللمعات فی باب زیارۃ القبور۔ فتاویٰ
نور الہدیٰ۔ فتاویٰ برہنہ۔ فتاویٰ واحدی میں صراحت کے ساتھ موجود ہیں۔
حیلہ اسقاط تو نور الایضاح۔ طحطاوی۔ شامی۔ فتاویٰ واحدی۔ فتاویٰ برہنہ

برجندی۔ کبیری۔ محبوب الفقہ۔ جواہر النفیس۔ نور الہدیٰ میں ہیں۔ لیکن اس
کے ماننے کے لئے بھی تیار نہیں۔ حیاۃ الانبیاء والاولیاء کا یہ فرقہ۔ منکر نظر آتا
ہے۔ اور یہ ذکر ہے۔ الحاوی للفتاویٰ ج ۲ اشعۃ اللمعات۔ جذب القلوب
ابن ماجہ۔ بیہقی۔ مرقاۃ شرح مشکوٰۃ۔ فتاوی حدیثیہ میں تقبیل الید یعنی
دست بوسی اولیاء کرام سے یہ فرقہ منحرف ہے۔ یہ ذکر ہے مشکوٰۃ ص ۴۰۲
ابو داؤد۔ سنن الہدیٰ۔ طحطاوی علی المراقی شرح فقہ اکبر وغیرہ میں معجزہ
بعد الموت اور کرامت بعد الموت کا بھی منکر ہیں۔ حالانکہ یہ ذکر ہے۔ تفسیر صاوی
ج ۲ ص ۲۲۵۔ حجۃ اللہ علی العالمین الحدیقۃ الہندیہ۔ مشکوٰۃ۔ بخاری۔ فتاوی
حدیثیہ۔ اشعۃ اللمعات روح البیان وغیرہ میں۔ ابن تیمیہ حرانی کو شیخ الاسلام
کہتے ہیں۔ ابن تیمیہ کے گمراہی مندرجہ ذیل کتب میں ذکر ہیں۔ فتاوی حدیثیہ ابن حجر
تفسیر صاوی۔ حاشیہ نبراس۔ شرح العقائد۔ جلالی۔ جواہر الاتحاف التوسل
بالنبی وجہلۃ الوہابیین۔ صحیفہ تحقیقات۔ انارہ۔ شواہد الحق وغیرہ محمد بن عبد الوہاب
باغی گروہ میں سے تھا۔ اور اس قرن الشیطان کے گروہ کو وہابی کہتے ہیں۔ اور
اس شخص کے خیانت کا ذکر مندرجہ ذیل کتب میں دیکھ لے فیض الباری
رد المحتار ج ۳ ص ۳۰۹ سیف چشتیائی صحیفہ تحقیقات۔ المہند علی المفند
المعروف لعقائد علماء دیوبند۔ سیف الجبار۔ الصواعق۔ البروعود۔ الدرر السنیہ
الصواعق الالہیہ۔ البصائر۔ لمنکر التوسل باہل المقابر۔ خلاصۃ الکلام
وغیرہ میں اور یہ فرقہ اس مسلک کا شیدائی ہے۔

تبلیغی جماعت کا ایک اور قدم

مسجدوں میں اہل مسجد یا معتکف یا مسافر کے بغیر بہ عقیدت ثواب

اور عمل دین شب گزاری ممنوع ہے۔ اور ہمارے رفقائے تبلیغ کے ہاں گھروں کو چھوڑ کر مسجد میں شب گزاری بھی عظیم عمل ثواب ہے چھوٹے بچے کو بھی تبرکاً ساتھ لایا جا رہا ہے۔ اور ساری رات گپ شپ میں گزارتے ہیں۔ اور اسے تبلیغ کہتے ہیں۔ اور اس عمل کو عمل الانبیاء بتایا جا رہا ہے عوام کو بحوالہ حدیث یہ بتایا جا رہا ہے کہ شب جمعہ جامع مسجد میں گزارنے سے ایک حج اور عمرہ کا ثواب ملتا ہے۔ العیاذ باللہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جھوٹ جمعہ کے دن نماز جمعہ از روئے قرآن و حدیث اہل شہر پر فرض کیا گیا ہے۔ اور ارد گرد کے قریٰ اور قصبات والوں کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شہر آنے کی تاکید اور ترغیب فرمائی ہے۔ اور شہر کو آنا اجر عظیم ہے اور جمعہ کے دن صبح صادق ہی سے سویرے اسی شہر اور مسجد کو چھوڑ کر دیہات اور قصبات چلے جانا مقدس جہاد اور اجر عظیم سمجھا جاتا ہے بلکہ نماز کے لئے رہ جانے کو خسران عظیم سمجھتے ہیں۔ دین کی خدمت کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر مسلمان پر بقدر استطاعت لازم فرمایا ہے۔ اس کے لئے کوئی ہیئت مخصوص رسول پاک سے منقول نہیں بنابریں یہ سہ روزے چلے۔ خلاف سنت رسول ہیں۔ جس نے چھلہ نہیں دیا اس نے کچھ نہیں کیا۔

قرآن کریم اور احادیث نبوی میں جہاں جہاں جہاد فی سبیل اللہ اور انفاق فی سبیل اللہ کی آیاتیں اور حدیثیں ہیں۔ وہ ہمارے رفقاء تبلیغ سب کا مصداق اپنی سہ روزوں اور چلیوں کو بتا رہے ہیں۔ اس نظام میں جنہوں نے وقت نہیں لگایا ہو۔ اس کو محروم کیا بہت گری ہوئی نظروں سے دیکھ رہے ہیں۔ خواہ کتنا صاحب علم وعمل کیوں نہ ہو۔ تبلیغ کی اصل حقیقت علم دین کو علماء کرام سے لینا تھا۔ اور پھر بلا کسی قید وقیود کے اس کو عوام میں

پھیلانا تھا۔ یہ موجودہ ہیئت کذائی جو رائج ہے۔ اور یہ التزامات۔ قیود قیود نہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہیں۔ نہ خیر القرون اور سلف صالحین سے اور یہ عقیدت دین بہ نیت حصول ثواب بڑھتا جا رہا ہے۔ لہٰذا بدعت ضلال ہے۔ اللہ تعالیٰ امت حبیب کو اس کے شر سے محفوظ رکھے۔ یہ آخری چند اقتباسات شاہراہ تبلیغ سے نقل کئے۔ معلم کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ ان هٰذَا الْعِلْمُ دِيْنٌ فَانْظُرُوْا عَمَّنْ تَاخُذُوْنَ دِيْنَكُمْ (مسلم) بے شک یہ علم دین بھی تو دین ہی ہے۔ پس دیکھ بھال لو کہ کسی سے اپنا دین لے رہے ہو۔ معلم کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا لَا تَقُوْلُوْا لِلْمُنَافِقِ يَا سَيِّدُ فَاِنَّهٗ اِنْ يَّكُنْ سَيِّدًا فَقَدْ اَسْخَطْتُمْ رَبَّكُمْ عَزَّ وَجَلَّ (ابو داؤد و نسائی) جو مدعی اسلام دل سے مومن نہ ہو منافق ہے۔ منافق کو سردار نہ کہو۔ کہ اگر وہ تمہارا سردار ہوا تو تم نے بے شک رب تعالیٰ کو ناراض کیا

تبلیغی جماعت جہالت کے میدان میں

گورنمنٹ کے ادنیٰ نوکر کے لئے بھی سند یعنی سرٹیفیکیٹ کی ضرورت ہے۔ یعنی اگر کوئی سکول میں ماسٹری کے لئے درخواست دے تو ان کے لئے بھی سند کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس طرح ادنیٰ سے لے کر اعلیٰ تک تو مبلغ دین کے لئے تو اشد ضروری ہے۔ بغیر علم کے مبلغ بننا محال ہے۔ احادیث نبویہ کا بھی ضرور سند ہوتا ہے۔ اگر کسی روایت کی راوی ضعیف ہو تو محدثین نے ضعاف کو غیر ضروری ٹھہرا دیا ہے۔ یعنی ضعیف راوی جب مجروح ہے۔ تو ان پڑھ جاہل مبلغ امیر جماعت بے حد ضعیف ہے۔ ان کے لئے کوئی اعتبار

نہیں۔ مسلم شریف میں ہے عن سعد بن ابراہیم یقولون لایحدث عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الا الثقات کہ ثقہ (یعنی مضبوط علم میں) کے بغیر کوئی حدیث بیان نہ کرے۔ اور جاہل کو مطلق اجازت نہیں۔ حدیث شریف میں ہے مَن قال فی القرآن بغیر علم فلیتبوّأ مقعدہٗ من النار رواہ الترمذی (مشکوٰۃ ص ۳۵) جس نے قرآن کے معنی بغیر علم بیان کئے۔ تو اس کو چاہیئے کہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے۔ اب اگر کوئی جاہل ان پڑھ مبلّغ اور امیر جماعت آیت کا ترجمہ یا کوئی مسئلہ ٹھیک بھی کہے تو خطا ہے۔ امام ترمذی نے حضرت جندب سے روایت کی حدیث شریف میں ہے مَن قال فی القرآن برأیہٖ فاصاب فقد اخطأ (مشکوٰۃ ص ۳۵) یعنی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے قرآن میں اپنی رائے سے کچھ کہا اور اتفاقیہ وہ قول صحیح بھی ہوا جب بھی وہ خطا کار ہے۔ حضرت سیدنا مولا علی کرم اللہ وجہہ نے مسجد کوفہ سے اس واعظ کو نکلوا دیا۔ جس کو ناسخ منسوخ کا علم نہ تھا۔ تفسیر عزیزی میں ہے ''لہٰذا ابوجعفر نحاس از حضرت امیرالمومنین مرتضیٰ علی کرم اللہ وجہہ روایت نمودہ کہ ایشان روزے در مسجد کوفہ داخل شدند۔ دیدند کہ شخصے وعظ میگوید پرسیدند کہ ایں کیست مردم عرض کردند واعظ است کہ مردم را از خدامی ترساند و از گناہان منع میکند فرمودند کہ غرض ایں شخص آن ست کہ خود را انگشت نمائے مردم سازد از و پرسید کہ ناسخ از منسوخ جدا میداندیا نہ گفت کہ ایں علم خود نہ دارم فرمودند کہ ایں را از مسجد برآرید (عزیزی پ۱ ص ۵۰۰) ابوجعفر

نحاس امیرالمومنین مرتضیٰ علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کیا کہ ایک دفعہ وہ کوفہ کے مسجد میں داخل ہوئے تو انہوں نے دیکھا کہ ایک شخص وعظ کر رہے ہیں۔ آپ نے پوچھا کہ یہ کون ہے لوگوں نے عرض کیا کہ یہ واعظ ہے کہ لوگوں کو خدا سے ڈراتے ہیں۔ اور گناہوں سے منع کرتا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ اس شخص کی غرض یہ ہے کہ اپنے کو اشارہ کرنے والا بنائے۔ اس سے پوچھو کہ وہ ناسخ کو منسوخ سے جدا جانتا ہے۔ یا نہیں اس نے کہا کہ یہ علم میں خود نہیں جانتا۔ آپ نے حکم فرمایا کہ اس کو مسجد سے نکالو۔ دیکھئے حضرت امیرالمومنین مولا علی کرم اللہ وجہہ جو باب مدینۃ العلم ہیں۔ ناسخ و منسوخ کا علم نہ رکھنے والے کو مسئلہ بتانے اور وعظ کہنے کی اجازت نہیں دیتے مگر تبلیغی جماعت میں آزادی ہے۔ ان پڑھ سے ان پڑھ جاہل کیوں نہ ہو ان کو سنٹر سے اجازت ہے۔ مطلب یہ ہے کہ ہر جاہل قرآن پاک اور حدیث شریف سمجھ سکتا ہے۔ اس کے لئے علم درکار نہیں۔ جہلاء کو جرأت دلائی جاتی ہے۔ کہ وہ بے علمی سے قرآن و حدیث میں رائے زنی کر کے علماء سے الجھیں اور گمراہی میں پڑیں۔ اس لئے غیر مقلد پیدا ہوتے ہر جاہل اپنے کو آئمہ دین سے افضل و بہتر سمجھنے لگا۔ قرآن و حدیث ہاتھ میں لے کر مسلمانوں سے درپے جنگ و جدل ہوا۔ آج جو بہت سے فرقے مصروف جنگ نظر آرہے ہیں۔

وہابی مذہب کا سرسری جائزہ

وہابی مذہب کا ماہر جرنیل ملاں ابن تیمیہ ہے۔ اس نے اللہ کو مجسّم اور محدود کہا۔ اللہ کے علم کو ناقص اور حادث ٹھہرا دیا۔ شفاعت

مصطفےٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے انکار کا فتنہ کھڑا کیا۔ دربار مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی حاضری کو شرک بتایا۔ صحیح احادیث۔ فضائل زیارت کو بے اعتبار ٹھہرا دیا۔ روضہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو صنم (بت) کہا۔ زیارت کے مقصد سے حاضری دینے والے مسلمانوں اور ملائکہ کو کافر مشرک کہا۔ قرآن و سنت کا مطلب ہیرا پھیری سے کچھ کا کچھ بنا ڈالا۔ جو آخر عبرتناک موت سے مرا۔ وہابی و خارجی فرقہ اس کی تاریخ میں زمین آسمان کے قلابے ملاتے ہیں۔ یہاں تک لکھا کہ جس حدیث سے ابن تیمیہ جاہل ہو وہ حدیث ہی نہیں۔ معاذ اللہ۔ اور اسے مجدد بنا ڈالا۔ حالانکہ آئمہ دین محققین نے اس کے گمراہ کن علم اور فساد انگیز عقیدہ کو منافی اسلام لکھا۔ اور تصریح کی کہ وہ ایسا شخص ہے جسے اللہ تعالےٰ نے باوجود علم کے ہدایت سے بے نصیب فرمایا ہے۔ اس کے دل پر مہر ثبت کر دی۔ اس کی آنکھوں پر پردہ ڈالا۔ اس دشمن دین کو اللہ کے بعد کون راہ دکھائے اس کے علم و عقیدہ سے مسلمانوں کو بچنا لازم ہے۔ امام ابن حجر مکی۔ امام تقی الدین سبکی اور امام سید دحلان مکی اور حضرت شیخ المحدثین دہلوی شیخ الاسلام خواجہ گولڑوی اور خواجہ محبوب آبادی وغیرہ ہم اکابرین نے خوب وضاحت فرمائی ہے۔ رئیس وہابیہ محمد بن عبدالوہاب نجدی نے اپنے امام المحرفین ابن تیمیہ کے مذہب کو اور تشہیر دے دیا۔ مولانا عبدالقادر حنفی نے "فتوح الطلاب فی تشہیر التکفیر محمد ابن عبدالوہاب" میں تحریر کرتے ہیں۔ "محمد بن عبدالوہاب ازلی اور مادرزاد ہی بدبخت تھا۔ مشہور رہے کہ اول عمر میں مکہ شریف اور مدینہ پاک میں جا کر اکثر علماء مکہ و مدینہ سے تحصیل علم کیا کرتا تھا۔ چنانچہ عالم باعمل فخر زمان محمد ابن سلیمان الکردی مدنی شافعی

اور جناب مولوی محمد حیات صاحب سندھی مدنی حنفی سے بھی جا کر اس نے پڑھا تھا۔ ان دو صاحبوں نے جن جن عالموں سے اس نے تحصیل علم کیا تھا۔ سبق پڑھتے وقت اکثر اوقات اس سے الحاد اور کفر کی باتیں سنی تھیں اور منع بھی کرتے تھے۔ پھر اس سے جب وہی مفسدانہ حرکات ناشائستہ اور ملحدانہ خرافات ناشائستہ سنتے تھے۔ تو وہ کہتے کہ عنقریب یہ گمراہ ہو جائے گا۔ اور مخلوق خدا کو گمراہ کر دے گا۔ (فتوح الطلاب ص ۳۸۔ ۳۹) مورخ للطردن جغرافیہ عمومیہ مطبوعہ مصر کی تیسری جلد معربہ رفاعہ بک مدرستہ الالسن میں لکھا ہے کہ محمد بن عبدالوہاب کے متعلق تمام عرب میں اور علی الخصوص یمن میں یہ واقعہ مشہور ہے۔ کہ ایک شخص غریب الحال سلیمان نامی جو چرواہا تھا۔ اس نے خواب میں دیکھا کہ آگ کا ایک شعلہ اس کے بدن سے جدا ہو کر زمین میں پھیل گیا ہے۔ اور جو اس کے سامنے آتا ہے اس کو جلا دیتا ہے۔ یہ خواب اس نے معبّرین کے سامنے بیان کیا۔ جو ایسے خوابوں کی تعبیر جانتے تھے۔ اس نے اس خواب کی یہ تعبیر دی کہ اس کا ایک لڑکا ایسا پیدا ہو گا۔ جو بڑی طاقت اور دولت پا دے گا۔ آخر کار اس خواب کا تحقق سلیمان کے پوتے محمد بن عبدالوہاب کے وجود سے ہو گا۔ جو سنہ ۱۱۱۱ھ میں متولد ہوا اور بعد ہزار خرابی ۱۲۰۷ھ میں فوت ہو گیا۔ یعنی اس نے چھیانوے سال عمر پائی۔ اور ابتداء اس نے شیخ محمد سلیمان کردی شافعی اور شیخ محمد حیات سندھی حنفی سے علم حاصل کیا۔ لیکن یہ بزرگ اپنے نور فراست سے کہا کرتے تھے۔ کہ یہ محمد بن عبدالوہاب ملحد ہو گا۔ اور بظاہر اس کا شغل بھی اس قسم کا تھا کہ اکثر مسیلمۃ الکذاب اور اسود عنسی اور طلیحہ اسدی وغیرہ کے حالات کا

مطالعہ کیا کرتا تھا۔ جنہوں نے اس سے قبل نبوت کا دعویٰ کیا۔ اور خدا کی قدرت ہے کہ اس کو پورے طور سے کسی علم و فن میں دستگاہی نہ ہوئی "ابن مسعود اس کا مرید ہو کر وہاں پوری ریاست گھیر لی۔ محمد بن عبدالوہاب ان کا امام قرار پایا۔ اور ابن سعود اس کے لشکر کا سپہ سالار مقرر ہوا۔ ابن مسعود کا بیٹا عبدالعزیز اس کا جانشین ہوا اور دعوت دین وہابیہ بزور شمشیر شروع کر دی۔ اس کے حیات میں وہابی مذہب بحر احمر اور بحر فارس اور حلب دمشق و بغداد کے اطراف و اکناف تک پھیل گئی حتیٰ کہ عبدالعزیز ابن سعود کے مرنے کے بعد بتاریخ ۸ محرم ۱۲۱۸ھ مسعود بن عبدالعزیز ایک لشکر کے ساتھ کعبۃ اللہ پر حملہ آور ہوا۔ اور خاص خانہ کعبہ میں خونریزی کی۔ جس کی شان بقول قرآن مَنْ دَخَلَہٗ کَانَ اٰمِنًا اس نے امن کو غیر امن بنا دیا۔ اور حدود حرم جس میں جنگلی بھیڑیاں بھی قدرتی ادب کے لحاظ سے ہرن کا تعاقب بجز دہونے کے چھوڑ دیتا ہے۔ اس وہابی بھیڑیئے کے پنجہ سے حرم حِل ہو گیا۔ اور چار مصلّے جلا دیئے گئے۔ اور قبے گرا دیئے گئے اور ان میں بول و براز کر کے تحقیر کی گئی۔ اور اسی محرم کے پہلے ہفتہ میں اس نے ایک رسالہ ابن عبدالوہاب کا اہل مکہ کی طرف بطور حجت و دعوت بھیجا۔ جس کی اصل عبارت کا ایک جملہ نقل کیا جاتا ہے۔ تاکہ اس کے دیکھنے سے مشت نمونہ خروار عبرت کا باعث ہو۔ چنانچہ لکھا فمن اعتقد انہ اذا ذکر اسم نبی فیطلع هو علیہ صار مشرکا و هذا الاعتقاد شرک سواء کان مع نبی او ولیّ او ملك او جنی او صنم او وثن و سواء کان یعتقد حصولہ بذاتہ او بہ علامہ اللہ تعالیٰ بای

طریق کان یصیر مشرکا و من اعتقد النبی و غیرہ ولیہ و شفیعہ فهو و ابو جهل فی الشرک سواء لما السابقون و اللات و السواع و العزی و اما الاحقون فمحمدؐ و علی و عبد القادر و من لم یقل فی حاجتہ یا اللہ و قال یا محمد و ان اعتقد عبدا غیر متصرف فی الکل صار مشرکا و کفاك قدوۃ فی ذالك شیخنا تقی الدین ابن تیمیۃ و قد ثبت ان السفر الی قبر محمد و مشاهدہ او مساجد و آثارہ و قبر ای نبی و سائر الاوثان شرك اکبر (کتاب التوحید) یعنی جو کوئی یہ اعتقاد کرے کہ نبی کا نام لینے سے نبی اس پر مطلع ہوتا ہے۔ تو وہ مشرک ہو جاتا ہے۔ پھر یہ اعتقاد خواہ کسی نبی کے ساتھ ہو یا ولی یا فرشتہ یا جن بھوت یا صنم یا بت کے ساتھ ہو۔ پھر خواہ یہ اعتقاد کرے کہ اس کا علم اس نبی وغیرہ کو بذاتہ حاصل ہوتا ہے۔ یا اللہ تعالیٰ کے اعلام سے الغرض جس طریق سے یہ اعتقاد ہو مشرک ہو جاتا ہے۔ اور کوئی نبی وغیرہ کو اپنا ولی اور شفیع ہونا اعتقاد کرتا ہے تو وہ ابوجہل دونوں شرک میں برابر ہیں۔ پہلے بت لات اور سواع اور عزیٰ تھے۔ لیکن پچھلے بت محمد اور علی اور عبدالقادر ہیں جو شخص اپنی حاجات کے وقت یا اللہ نہیں کہتا اور یا محمد کہتا ہے اگرچہ اس کو ایک بندہ عاجز سب باتوں میں اعتقاد کرتا ہے تو بھی مشرک ہو جاتا ہے۔ اور تجھے اس باب میں ہمارا شیخ تقی الدین ابن تیمیہ بس ہے۔ اور یہ ثابت ہو چکا ہے کہ محمدؐ کی قبر اور مشاہد اور مساجد آثار کی طرف یا کسی دوسرے

بنی یا ولی یا اور بتوں کی طرف سفر کر کے جانا شرک اکبر ہے۔ پس مکہ کو غارت کر کے اس نے ۱۲۲۰ھ میں مدینہ منورہ پر چڑھائی کی اور ایسا تاراج کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حجرہ مبارک کو توڑ کر خزائن بے شمار لے گیا کہا جاتا ہے کہ ساٹھ اونٹوں پر لاد کر لے گیا چنانچہ عبداللہ بن مسعود نے جب کہ وہ محمد علی پاشا خدیو مصر کے سامنے گرفتار کر کے لایا گیا تو اس کے پاس ایک صندوق ملا۔ جس میں سے تین سو نو لوٹے ابدار کلاں اور کئی دانے زمرد کلاں کے نکلے۔ اور اقرار کیا کہ یہ صندوق بھی حجرہ نبویہ میں سے اس کے والد مسعود نے نکالا تھا۔ پس مسعود نے فقط اسی غارت پر اکتفا نہ کی بلکہ قبہ مولدہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ابوبکر۔ صدیق اور علی بن ابی طالب اور خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہم کے قبے بھی گرا دیئے۔ اس خیال سے کہ یہ اصنام ہیں۔ اور روضہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گنبد خضرا پر چڑھ کر گرانے لگا تو عجب قدرت حق ظاہر ہوئی۔ کہ سارے وہابی سرنگوں گر کر مرے۔ اور اسی اثنا میں آگ کا ایک شعلہ ایسا نکلا جس نے بہت سے جلائے (حاشیہ سیف جشتائی ص ۱۰۲) ذیقعدہ ۱۲۳۳ھ میں مدینہ درعیہ پایہ تخت رہا۔ بیان فتح ہو کر گرفتار ہو گیا۔ اور بتاریخ ۲۹ محرم ۱۲۳۴ھ قسطنطنیہ میں باب ہمایوں پر قتل کیا گیا اور وہابیوں کی قوت اور دولت کا دستور ختم ہوا۔ ہند و پاک میں اس فرقے کا داعی عبداللہ غزنوی ہے جس کو سب سے پہلے سید العارفین حضرت عبدالغفور المعروف بہ سیدو غوث نے پہچان کر سوات سے نکالا۔ بعد میں امرتسر گیا اور وہاں کے بعض لوگوں کو ہم عقیدہ بنایا۔ جس کا ذکر "تحریک وہابیت" میں

موجود ہے۔ علامہ شامی نے اس فرقہ کو باغی خارجی قرار دیا ہے۔

كما وقع فی زماننا فی اتباع عبد الوهاب الذين خرجوا من نجد وتغلبوا على الحرمين وكانوا ينتحلون مذهب الحنابلة لكنهم اعتقدوا انهم هم المسلمون وان من خالف اعتقادهم مشركون واستباحوا بذالك قتل اهل السنة وقتل علمائهم حتى كسر الله شوكتهم وخرب بلادهم وظفر بهم عساكر المسلمين عام ثلث وثلاثين ومائتين والف (شامی ج ۳ ص ۳۱۹)

ترجمہ:۔ ہمارے زمانہ میں عبدالوہاب کے تابعین میں یہ واقع ہوا۔ عبدالوہاب کے گروہ نے نجد سے نکل کر حرمین شریفین پر جابرانہ قبضہ کیا اور یہ لوگ اپنے آپ کو حنبلی المذہب کہلاتے تھے۔ لیکن دراصل اپنے گروہ کے بغیر سب مسلمانوں کو مشرک سمجھتے تھے۔ لہٰذا اہل سنت و جماعت اور ان کے علماء کا قتل کرنا مباح جانتے تھے۔ جس کا انجام یہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے ۱۲۳۳ھ میں اہل سنت کو نصرت عطا فرمائی۔ سلیمان بن عبدالوہاب جو ان کا بھائی تھا۔ ایک رسالہ "الصواعق الہیہ" لکھا اور مفتی شافعیہ سید احمد دحلان نے الدرر السنیہ لکھی۔ اگر کسی کو مزید تحقیق کرنا مقصود ہو تو گنبد خضرا ادر البصائر۔ مولانا حمد اللہ و درۃ الفرید۔ خلاصۃ الکلام۔ الفجر الصادق الصواعق الرعود تاریخ ذہابیہ۔ التوسل دحبلۃ الوہابیین۔ الصواعق الرابانیہ۔ صحیفہ تحقیقات کا مطالعہ کرے۔ صحیح مسلم شریف میں عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے حدیث کی گئی ہے۔ ان رسول اللہ صلی اللہ وآلہ

وسلم قام عند باب حفصة فقال بيده نحو المشرق الفتنة ھا ھنا من حیث یطلع قرن الشیطان مرتین او ثلاثا (مسلم ج ۲ صـ ۳۹۴) ایک دن حضور انور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ام المومنین حضرت حفصہ کے دروازے پر کھڑے تھے۔ وہاں سے مشرق کی طرف اپنے دست مبارک سے اشارہ کیا۔ اور فرمایا کہ فتنہ کی جگہ یہ ہے۔ یہاں سے شیطان کی سینگ نکلے گی۔ راوی کو شک ہے کہ یہ الفاظ حضور نے تین یا دو بار کہے۔ ایک اور حدیث میں ان کی نشانیوں میں سے ایک نشانی یہ بیان فرمائی ہے۔ ,,سیما ھم التحلیق لفظ تحلیق کی لغوی تشریح کے سلسلہ میں یہ ہے کہ تحلیق کا ترجمہ عام طور سر منڈانا کہا جاتا ہے۔ لیکن دیوبند کی معتمد کتاب مصباح اللغات میں صـ ۱۴۸ ہے۔ اس کے ہم مادہ لفظ ترجمہ "چکر لگانا" اور "حلقے میں بیٹھنا،، میں بھی کہا گیا ہے۔ خالی ذہن ہوکر سوچو تو یہ دونوں ترجمے تبلیغی جماعت پر پوری فٹ ہوجاتے ہیں۔ ایک ترجمہ اگر ان کی جلت پھرت کو بتاتا ہے۔ تو دوسرا ترجمہ ان کے اجتماع کی طرف اشارہ ہے۔ اگر تبلیغی جماعت کے لوگوں میں تنقیص انبیاء کا جذبہ ملاحظہ کرنا چاہتے ہو تو بانی علامہ الیاس صاحب کے ایک خط کا یہ حصہ پڑھئے جسے انہوں نے تبلیغی جماعت کے کارکنوں کے نام لکھا تھا۔ لکھتے ہیں،، اگر حق تعالٰی کسی سے کام نہیں لینا چاہتے تو چاہے انبیاء بھی کتنی کوشش کریں تب بھی ذرہ نہیں ہل سکتا اور اگر کرنا چاہیں تو تم جیسے ضعیف سے بھی وہ کام لے لیں۔ جو انبیاء سے بھی نہ ہوسکے۔ (مکاتیب الیاس ص ۱۰۷)

اند کے پیش تو گفتم حال دل ترسیدم کہ دل آزردہ شوی ورنہ سخن بسیار است

ضمیر کا فیصلہ عدالتی دربار میں

فقیر نے جو تحقیقات آپ کے سامنے ظاہر کیں۔ ابھی آپ خود منصف بن کر اپنے ضمیر سے پوچھیں اور خود فیصلہ کرلیں کہ آیا یہ جماعت وہابی ہے یا نہ؟ کیا ان کے دنوں میں بغض علماء نہیں کیا بغیر علم کے کوئی مبلغ بن سکتا ہے؟ کیا علامہ الیاس صاحب سے پہلے جو مسلمان۔ اولیاء۔ تابعی۔ صحابی تھے۔ انہوں نے الیاس صاحب کی تبلیغ پیش کی تھی یا نہ؟ مسجد حرام میں ایک نماز ایک لاکھ نمازوں اور مسجد نبوی میں ایک نماز پچاس ہزار کے برابر ہیں۔ اور کیا رائے ونڈ میں اونچاس کروڑ کے برابر جو بتاتے ہیں۔ یہ دین میں افتراء ہے یا نہیں؟ علماء کرام اور صوفیاء عظام جو ظاہری اور روحانی تبلیغ کرتے ہیں کیا یہ تبلیغ نہیں؟ فقیر کو احساس ہے کہ تبلیغی جماعت کے خلاف کوئی فیصلہ کرتے ہوئے آپ کو جو سب سے بڑی الجھن پیش آئے گی۔ وہ یہ ہے کہ ایک ایسی جماعت جو قرآن اور دین کی طرف لوگوں کو بلاتی ہے۔ نماز اور روزہ کی خود بھی پابند ہے۔ اور دوسروں کو بھی ترغیب دیتی ہے۔ لوگوں کو اچھی باتوں کی تلقین کرنا جس نے اپنا مقصد حیات ٹھہرالیا ہے اسے کیونکر گمراہ اور بے دین قرار دیا جاسکتا ہے۔ اگر ایسی دین پرور جماعت بھی گمراہ اور بے دین ہے تو پھر دنیا میں دیندار اور حق پرست کون ہے۔ اس لئے میں عرض کرتا ہوں کہ اسی طرح کی کشمکش حضرت سیدنا ابوبکر صدیق اور حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہما کو بھی اس نوجوان نمازی کے متعلق پیش آئی تھی۔ جیسے قتل کرنے کا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صادر فرمایا تھا۔ وہ بھی یہ سوچ

کر واپس لوٹ آئے تھے۔ کہ ایک نمازی کو کیوں کر قتل کیا جائے۔ اور پھر جو حضور انور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اپنے اصحاب کو خبر دی تھی کہ آخیر زمانے میں ایک جماعت نکلے گی۔ جو قرآن پڑھیں گے۔ اچھی باتوں کی تلقین کریں گے۔ نماز روزہ کا اہتمام ان کے یہاں سب سے زیادہ ہوگا۔ اور اس کے باوجود دین سے ان کا کوئی تعلق نہ ہوگا۔ تو اس وقت بھی صحابہ کرام کے ذہن میں یہ سوال پیدا ہوا تھا۔ کہ کسی بھی شخص کو دیندار اور پسندیدہ قرار دینے کے لئے یہی ظاہری علامتیں دیکھی جاتی ہیں۔ دل کے اندر کون اترتا ہے۔ جب سوال کیا کہ وَمَا سِیْمَا هُمْ؟ یا رسول اللہ ان کی خاص علامت کیا ہے۔ حضور انور نے فرمایا۔ سِیْمَا هُمُ التَّحْلِیْقَ ان کی خاص علامت سر منڈانا ہوگی۔ اگر واقعی یہ انبیاء اور صحابہ کی سنت ہے۔ تو اسلام کی مستند کتابوں سے ثابت کرے کہ انبیاء اور صحابہ بھی مسلمانوں میں کلمہ و نماز کی تبلیغ کے لئے اسی طرح جماعتیں بنا بنا کر گشت کیا کرتے تھے اور اگر یہ ثابت ہو جائے تو واقعہ یہ انبیاء اور صحابہ کی سنت ہے تو اس مشکل کا بھی حل بتایا جائے کہ عہد صحابہ سے لے کر آج تک یہ سنت متروک رہی ہے۔ تو کیا تیرہ سو برس کے سارے پیشوایان امت کو ہم تارکین سنت قرار دے دیں؟ اگر یہ دعویٰ صحیح ہے کہ موجودہ طریقہ انبیاء و صحابہ کی سنت ہے۔ تو پھر یہ دعویٰ سرتاسر غلط ہے۔ کہ علامہ الیاس اس طریقہ تبلیغ کے بانی ہیں۔ اور اگر یہ بات بھی صحیح ہے کہ علامہ الیاس صاحب اس کے بانی ہیں تو پھر یہ دعویٰ صحیح نہیں کہ یہ انبیاء و صحابہ کی سنت ہے۔ کیوں کہ اگر انبیاء اور صلحاء کی یہ سنت ہے تو دراصل وہی اس طریقہ تبلیغ کے بانی ہوئے۔ پھر علامہ الیاس کو بانی کہنا غلط ہے اور اگر علامہ الیاس

اس کے بانی قرار دیا جائے تو اس کا معنیٰ یہ ہے۔ کہ یہ طریقہ تبلیغ ان کے پہلے موجود نہ تھا۔ اور جب موجود ہی نہ تھا تو پھر اسے اگلے زمانے کی سنت قرار دینا کیونکر صحیح ہو سکتا ہے؟

اہل سنت ہی صراط مستقیم والے ہیں

حضور انور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا اتبعوا سواد الاعظم فمن شذ شذ فی النار (اصول بزدوی و نور الانوار) سواد اعظم یعنی اہل سنت کی تابعداری کرو۔ جو اس سے نکلا وہ آگ میں ڈالا جائے گا مشکوٰۃ و ابن ماجہ میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ فرماتے تھے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے سنا۔ آپ فرماتے تھے۔ اِنَّ اُمَّتِیْ لَا تَجْتَمِعُ عَلٰی ضَلَالَۃٍ فَاِذَا رَاَیْتُمُ اخْتِلَافًا فَعَلَیْکُمْ بِالسَّوَادِ الْاَعْظَمِ ۔ (ابن ماجہ ۲۹۱ مشکوٰۃ ۳۰) بے شک میری امت گمراہی پر اکٹھی نہیں ہو سکتی۔ پھر جب تم اختلاف دیکھو تو تم پر بڑے گروہ کی معیت لازمی ہے۔ ابن ماجہ میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے عرض کیا گیا۔ کہ جنتی کون ہیں۔ مَنْ هُمْ قَالَ الْجَمَاعَۃُ (ابن ماجہ ۲۹۶) تو آپ نے فرمایا کہ جماعت یعنی اہل سنت اور یہ بھی فرمایا کہ یَدُ اللّٰهِ عَلَی الْجَمَاعَۃِ کہ اللہ کی امداد اہل سنت و جماعت پر ہے وغیرہ تو یہی راستہ صراط المستقیم ہے۔ جو ہر نماز میں اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ پڑھتے ہیں۔ پھر صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ وہ راستہ جو انعام والوں کا راستہ ہے۔ اور انعام والے اَنْعَمَ اللّٰهُ مِنَ النَّبِیّٖنَ وَالصِّدِّیْقِیْنَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصّٰلِحِیْنَ ۔ انعام میں انبیاء

صدیقین۔ شہداء اور صالحین ہیں۔ اور یہ مسلک اہل سنت کا ہے۔ پھر پ انعام میں ہے۔ وَ ان ھذا صراطی مستقیماً فاتبعوہ ج ولا تتبعوا السُّبل فتفرق بکم عن سبیلہ ط یہ ہے میرا سیدھا راستہ اس پر چلو اور دوسری راہیں نہ چلو کہ تمہیں اس کی راہ سے جدا کردیں گی۔ پھر فرمایا واعتصموا بحبل اللہ جمیعاً ولا تفرقوا یعنی اللہ کی رسی مضبوطی سے تھام لو۔ اور فرقے نہ بناؤ۔ لیکن ہمارے نام نہاد مسلمان کہتے ہیں۔ تفرقوا یعنی فرقے بناؤ۔ فقیر کو روحانی مسرت اس کتاب کے لکھنے سے بھی کافی حاصل ہوئی ہے۔ کہ عوام سادہ لوح سنی مسلمانوں کو ان کا مکر و دجل آشکار کردیا۔ وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ وازواجہ واہلبیتہ واولیاء امتہ اجمعین

حررہ فقیر ظاہر شاہ میاں قادری محمودی مدین سوات مورخہ ۵/۷/۱۴

التصدیقات

:۔ الجواب حق فماذا بعد الحق الا الضلال (۱) مولوی حکیم حضرت علی مدین سوات (۲) مولوی عبدالوہاب شگرام (۳) مولوی محمد زمان مدین سوات (۴) مولوی حضرت احمد صاحب سن مدین (۵) میں نے نافعہ عجالہ کا اول سے آخر تک مطالعہ کیا فاضل مؤلف نے تبلیغی جماعت فرقہ ضالہ کی مکر و دجل طشت از بام کر دیا۔ خالق کائنات اپنے محبوب کے صدقہ یہ کتاب اہل سنت کو مشعل راہ بنائے۔ قاضی محمد الدین فاضل دار العلوم دیوبند محلہ قضا بحرین سوات (۶) مولوی محمد خازن نیوڑئی سوات (۷) مولوی عبدالرحیم جوختی سوات (۸) مولوی عبدالرحیم کوزکالجو سوات (۹) قاضی عبدالمطلب سوات (۱۰) مولوی عبدالرحمان قادری

کشورہ سوات (۱۱) قاضی سید احمد شاہ اخون کلے کبل سوات (۱۲) قاضی عبدالقیوم غالیگی سوات (۱۳) قاضی فضل الرحمان صدر علماء حقانی سوات (۱۴) مولوی خورشید احمد قادری بال کنڈی چکدرہ (۱۵) مولوی نور الاحمد خوشمام چکدرہ (۱۶) عبدالعزیز نقشبندی شکردرہ کوہاٹ (۱۷) مولوی عبدالرؤف قادری خطیب جامع مسجد بنوریاں کوہاٹ (۱۸) فقیر محمد بخت علی مہتمم مدرسہ عربیہ غوثیہ فیض العلوم رجسٹرڈ لسین آباد اوچ شریف بہاولپور۔ آخر میں فقیر دعاگو ہے کہ خالق کائنات! میرے پیرو مرشد سید محمود شاہ محدث ہزاروی اور جملہ اولیاء کرام اور سید نادر علی شاہ بادشاہ سجادہ نشین سیہون شریف کے درجات بلند فرمائے (آمین) در سیٹھ سیف اللہ محمد زئی کے والدین کو بھی جنت الفردوس عطا فرمائے

☆

مصنّف کی اور ایمان افروز تصانیف

تعظیم مصطفےٰ (اردو) الصواعق الربانیہ عربی
معراج مصطفےٰ (اردو) ضیاء الصدور ״
سیرت مصطفےٰ ״ الملمۃ البیضاء پشتو
سیف التقلید ״ اظہار حق ״
تبلیغی جماعت پر ایک نظر (اردو) شرعی گیرہ ״

ملنے کا پتہ
مکتبہ رحمان سنز مینگورہ سوات